

UNIVERSAL
LIBRARY

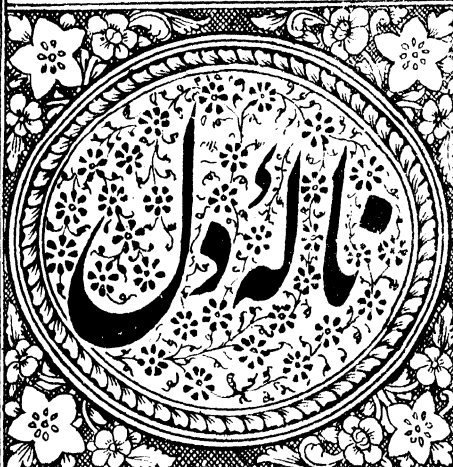
OU_222343

UNIVERSAL
LIBRARY

**THE BOOK WAS
DRENCHED**

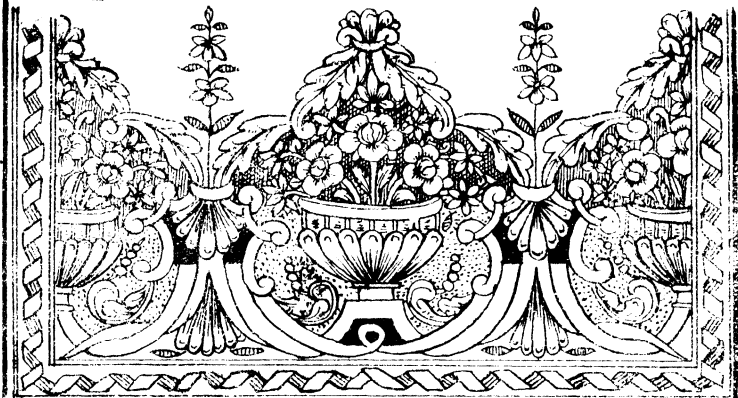
ان من الشجر كثر ان من اللسان سخر

سخن اعرض من ل برن ندان بد اين م صا ن نه شينه افلاك



ديوان ملا عنت ان العجايب صفي در احسام الملكات محمد علي خان سار

در مطبع قومي واقع في كهنه بازار



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَوِیْتُ الْف

فطرت ہو کام تیرا مصحف کلام تیرا
 فانی ہے سارا عالم باقی ہو نام تیرا
 شاہ و گدا پہ یکساں ہو فیض عام تیرا
 کافی ہو دو جہان مین بجگو تو نام تیرا
 احمد نے یہ دیا ہے لا کر پیام تیرا
 رحمت ہو اُسپہ تیری اور ہو سلام تیرا

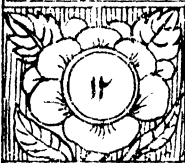
کامل ہو اور اکل سارا نظام تیرا
 اعلیٰ ہو ذات تیری ارفع صفات تیرا
 دار العمل ہے دُنیا رستہ کھلا ہوا ہو
 مانگوں تو مین تجھی سو چاہوں تو مین تجھی سے
 تو عین کبریا ہو اور سب سے ماورای ہو
 جان جہان محمد روح روان محمدؐ

طاہرہ فیض اپنا رکھنا ہمیشہ یارب

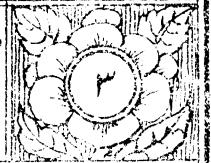
۲ اچھا ہے یا بُرا ہے پر ہے غلام تیرا

آئینہ فطرت ہے خود جلوہ نما تیرا
 کیا نام پیارا ہو لے نام خدا تیرا
 مسجد میں اگر مومن ہے حمد سزا تیرا
 سب سے پہلے اور سب سے پہلے خدا تیرا
 گم گشتہ دلون میں کچھ لگتا ہے پتا تیرا
 کونین سے مستغنی رہتا ہو گدا تیرا
 تسکین دلون کی تو اور لب پہ گلا تیرا

عارف سے ہے کیونکر انداز چھپا تیرا
 راحت ہے دلون کی تو ہونٹوں پہ مزا تیرا
 بتخانہ میں ہندو بھی پڑھتا ہو کتھا تیری
 کانٹوں میں کھٹک تیری پھولوں میں تمکری
 ہنسا و دو دولت ہیں آشفٹہ و سرگردا
 جس دل نے تجھے پایا سب کچھ ہی بھڑایا
 اک راز حقیقت ہے دُنیا کی مصیبت بھی



طاہر کی دعا یہ ہے ہنگام اجل منہ پر
 بے ساختہ نام آئے لے بار خدا تیرا

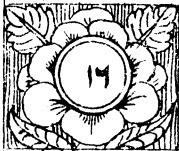


الف اسلام کا ہو جو خالق میں قلم میرا
 کہ جو حق میں ہو گویا یحییٰ قلم میرا
 کہ شمشیر گھاڈا ناز تک بھرتی ہو دم میرا
 دلیل جلوہ دیدار جانان ہو عدم میرا
 مری آنکھوں کا تارا ہو ہر نقش قدم میرا

تو نے کلمہ پڑھو لے نہ کیوں رقم میرا
 فروغِ طالع اعجاز ہو سن رستم میرا
 رہا ایسا صراطِ عشق پر ثابت قدم میرا
 ہو محب میں اور اُس میں شبنم و خورشید کی نسبت
 اٹھایا جو قدم راہِ محبت میں پڑا لہر

نہ کر بس ناک میں دم لے نسیم صبر دم میرا
 ہو میرا گوشہ دل باغ فردوسِ ارم میرا
 بتوں کی واسطے کعبہ ہے بیتِ الحسن میرا
 وہی بل کی لیے آتا ہوتا کپڑے و خم میرا
 ہو مثلِ موعے آتش دیدہ نہ نقشِ قدم میرا
 شبیہ احمد مختار ہے نقشِ دم میرا

نہیں مست بہارِ عشق لے کھیلان اچھی
 زمینِ درخ سے تسان ہون میں جنتِ امان
 طوافِ دل مرا سرمایہ فخرِ حسینان ہے
 اڑے گودھوئیں شمعِ حرم کے نالہ دلنے
 جلا یا گرمی رفتار نے سوزِ درون بن کر
 دو عالم میں نہ کیوں داغِ دل کی گرم بازاری




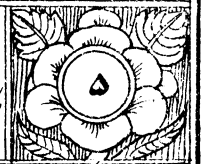
وہی اکھین میں طاہر روینِ جیاد آئی میں
 رکھے میرا ب فیضِ ابر رحمتِ نخلِ غم میرا



نقابِ بے جانان ہر درق ہو میرا دوانا
 رگِ جان کی تڑپ کھتا ہو شتر نوکِ گانا
 لگا دو آئینہ محفل میں میری چشمِ حیران کا
 نکلتا ہے تحیر میں بھی اپنی رنگِ عرفان کا
 کسی نے کچھ کہا اسکو کسی اور کچھ آنا
 کہ منزل ہو کڑھی اور پڑ گیا ہو ساتھ نادان کا
 وہ کھنچنا تیغِ ابرو کا وہ چلنا تیر مرگان کا

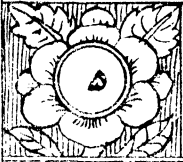
ازل سے شیفہ ہوں جلوئے حسن نہان کا
 وہ قابل بھی تو خود پہل ہے اپنے ناز نہان کا
 بہت بن بنکے آئینے بہت تن تنکے دیکھنے
 مرا آئینہ دل جلوہ گاہِ نور و وحدت ہے
 چکی قیمت نہ اپنے حسنِ دل کی ان حسینوں میں
 یہ دشتِ عشق اور یہ حضرتِ دل دیکھے کیا ہے
 مسخ و خضر بھی گرد دیکھ لین دم دینِ شہادت ہے

<p>بنا ہوا خندہ دندان ماہر زخم کا ناخکا کہ اُسکے سامنے مڑتا ہو پانی آجیہ انخکا قیامت تک نہوگا بند خونِ خرم شہید ناخکا یہاں ڈھونڈا وہاں ڈھونڈا ادھر تاکا ادھر ناخکا قیامت کا نکلنا ہو نکلنا میرا ناخکا ملاحت سے نہو لبریز کیونکر حرجا ناخکا صدف کو ہو گمان گوہر پہ سنگ کی زیندا ناخکا نکلنا ہو سدا انسان ہی سے کلام ناخکا</p>	<p>اتھی دل مراز خمی ہے کس تیغِ تبسم کا لبِ معجز نما کا حال تجھے خضر کیا جانے یہ جانیگی کبھی دلے روانی تیغِ قاتل کی تلاشِ دل نے شرمندہ کیا کیا اہلِ محفل سے وہ مُنظر تکتے ہیں بیدم تیغِ ہر دشمنِ شہان ہے خیال اُسکا سوید ا دل مضطربین ہتا ہو چمک ہنسنے میں ان تو کئی تمھارے دکھائی شاید کسی سے کیوں ملے کوئی جو یہ بڑا اعتبار ہے</p>
---	--

	<p>بھرا ہوا وہ نمک شیرین بانی میں مری طاہر نمکدان سخن گویا لقب ہو میرے یوانخکا</p>	
--	---	--

<p>جان جانا ہر حقیقت میں یہ آنادول کا اُسکی ادنیٰ سی لگاوٹ ہو لگانادول کا تھا کسی وقت میں ایسا بھی مانادول کا ہائے وہ اور پھر اس طرح جلانا دل کا بال باندھایہ اڑا تلے نشانادول کا</p>	<p>میری جان کھیل سمجھتے ہو لگانادول کا ہندی اور سُرمہ لگانے پہ نہیں کچھ موقوف پہروں بہتے تھے وہ دلجوئے نگاہِ اہفت جب سکا پرولنے کے جلنے پہ بھی جی جلتا ہو کیوں نہ دون داد ترے تیر مرثہ کی ظالم</p>
---	--

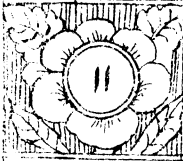
آئینہ دیکھ کے دل تھام لیا کرتے ہیں نگہ ناز ہوتا رگ جان کی مضراب تم ہی بتلا دو مجھے کیا میں کروں کیا کروں	سیکتے جاتے ہیں اب بھی لگانا دل کا پردہ ساز میں دلکش ہر فسانا دل کا نہ ٹھکانا ہے تمھارا نہ ٹھکانا دل کا
--	--



شانِ اربابِ محبت سے ہر طاہر یعبید
ہو نواسخِ ستم آپ سادا نادل کا



ہر دہلیں رنگ جلوہ وحدت طراز کا کسکا بنا ہر حلقہ آغوش آرزو جب سے وہ کھلے تو ہم نکھین چراگئے ہیں جلوہ بتائیں عجب لفریبان	آئینہ پر ہر شاہ آئینہ ساز کا اللہ کے حوصلہ مری دستِ ازکا کھلنے میں بھی لحاظ ہوا خفا راز کا آئینہ خانہ ہو کسی آئینہ ساز کا
---	--



کہتے ہیں طاہر آپ سچ زمان جسے
میں ہوں شہید ناز اسی بے نیاز کا



ادھر عدو کی مروت ادھر گلہ دل کا اداز بان سے نہ ہوگا کبھی گلہ دل کا نکاح کی تھی جو تر چھی تو دلو کیوں چھوڑا کہنے مزد میں کبھی گاہ دست پیکانین	نکاح ناز سے کیا ہوگا فیصلہ دل کا تم اپنے دل ہی سے پوچھو معاملہ دل کا جگر سے کچھ ہی تھا لے یا فاصلہ دل کا اسی کیا گل بازی ہو آبلہ دل کا
---	---

<p>دیا دل اُنکو اٹھانے پڑے ہزار ستم ادھر ہے شوق اُدھر شرم دیکھیے کیا ہو چڑھائے ہن یہ گل داغ دل جنون نے مے نیاز عشق میں ہوتا نہ حسن میں یہ ناز یہاں پہ جلوہ جاتان طواف کرتا ہو خرام ناز کی تیرے چھڑے کی بجٹ اگر</p>	<p>ملا یہ سُن کی سرکار سے صلہ دل کا اُننگ اور ہی رکھتا ہو ولولہ دل کا مزار حسرت دارمان ہو آبلہ دل کا دکھارہا ہے کرشمے معاملہ دل کا جدا ہے دیر و حرم سے یہ مرحلہ دل کا آو شور و حسرت سے ہوگا مبادلہ دل کا</p>
---	---

<p>بغیر ساغنے کس طرح رہوں طاہر</p>	<p>ملا ہے ساقی کوثر سے سلسلہ دل کا</p>
------------------------------------	--

<p>ایک دل اور بے اثر پیدا کیا دھونڈ کر اک فتنہ گر پیدا کیا کوئی مرجائے بلا سے آپ کی منہ لگایا ہمنے واعظ کو عبت تھے بہت معشوق پر میے لیے ہو گیا مشہور وہ خانہ خراب نوح کا طوفان تو سنتے تھے مگر</p>	<p>کیا کیا پیدا اگر پیدا کیا عمر کھو کر یہ ہنر پیدا کیا خوب پتھر کا جگر پیدا کیا مفت میں اک دروس پیدا کیا تج کو سب میں دیکھ کر پیدا کیا جسکے دین تو نے گھر پیدا کیا تو نے طوفان چشم تر پیدا کیا</p>
--	---

کم نگاہی بے سبب طاہر نہیں
آہ نے کچھ تو اثر پیدا کیا

اب تو اللہ کو دستم مراد م اٹا
پردہ چہرے سے جو اٹا بھی تو کم اٹا
شکوہ کرتا ہی رہا اُن سے میں بہیم اٹا
بس کرا بل مراے دیدہ پر نم اٹا
چاند سے چہرے سے جب کیسو پر نم اٹا

غیر کے ذکر سے اور دلو ہو اغم اٹا
اُن ری شوخی کہ فقط میرے شانے کیلئے
عذر چلنے نہ دیا ایک بھی اُنخا میں نے
ہو جو تاثیر تو واللہ اک آنسو بہ بہت
دقتا دل پہ مے بجلی سی اک کوند گئی

ساتھ اپنے وہ لیے غیر کو اے طاہر
کیا خوشی کسی خوشی پر گیا ماتم اٹا

مژدہ دولت بیدارنے سونے نہ دیا
مجکو بہر دی عنخوارنے سونے نہ دیا
نشہ ساغر شرانے سونے نہ دیا
گردش بخت ستگانے سونے نہ دیا
حسُن کی گرمی بازانے سونے نہ دیا

رات بھر وعدہ دیدارنے سونے نہ دیا
ہر تسلی پہ ترا پیار ہو ایا د مجھے
رات بھر بادہ کشونگور ہی سیر ملکوت
ہو پس مرگ بھی ہنگامہ محشر پیش
محو آرائش و تزینہ ہے ساری ات

عمر سب اپنی پریشانی میں گزری طاہر

از لطف جانان کے سروکار نے سونے نیا

بھولے وہ بنے چھٹے مین ہی گنکار رہا
 عین دیدار میں بھی طالبِ دیدار رہا
 بے پیست رہا پیکے مین ہشیار رہا
 سامنے آٹھ پر جلوہ دیدار رہا
 کچھ تو ارمان رہا جب کو جو اصرار رہا
 مین ہمیشہ انھیں ہندو مین گرفتار رہا

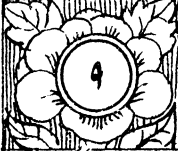

داورِ حشر بھی اُنکا ہی طرفدار رہا
 تھامے دلمین جو وہ جلوہ نیرنگی حسن
 چھیڑ زندو نسے تو ان بن مرنی ہاد سے
 کور باطن تھے ہمیں کچھ نظر آیا نہ ہمیں
 کچھ تو تھی بات کہ جو اُنسے نہیں کی کچھ بات
 کبھی اندیشہ کیسو کبھی فکر سِر زلف

رات بھر دل سے ملاچین بجو طاہر



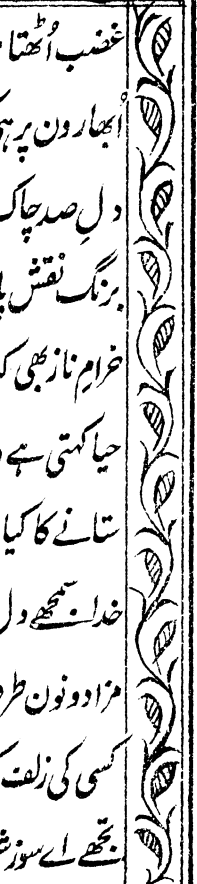
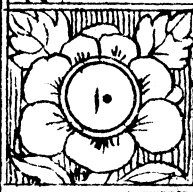
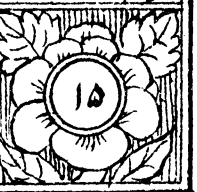
بد مزہ رکھنے کو میرے وہ پشیمان ہوگا
 منظرِ حسنِ مرا چاکِ گریبان ہوگا
 دل نہوگا عوضِ دل کوئی بچان ہوگا
 ہائے وہ عذرِ ستم کر کے پشیمان ہوگا
 نیم ملتا ہے ابھی خطرہ ایمان ہوگا
 جان جائیگا فرشتے سے جو بے انسان ہوگا

و صل میں عذرِ ستم بھی ستم جان ہوگا
 دل میں ہمان جو وہ جلوہ پنہان ہوگا
 درد میں بھی مجھے شوخی کا مزہ ملتا ہو
 اسی اُمید پہ جیتے ہیں کہ اُمید تو ہو
 شیخ پر اپنا عقیدہ نہیں ہوا در کو ہو
 درد دل شیخ سے پوشیدہ ہے اچھا ہو


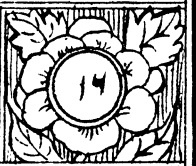
<p>ریشک یہ ہو کہ تنک ظرف کو ارمان ہوگا یہ کسی کشتہ رفقار کا ارمان ہوگا سیر ہوگی لبِ دریا جو چراغان ہوگا کچھ دنوین ہی اک آفتِ ایمان ہوگا شوقِ ساشوقِ اکِ ارمانِ ارمان ہوگا</p>	<p>غیر کے آگے تھین آئینہ کیوں دیکھو دون فتنہ حشر کو پا مال نہ کرنا ظالم چٹکنے افشان مرے رنے کا تماشہ دیکھو سادگی پر بت کس نے نہ جانا ایدل اور انخار سے بڑھایا لطفِ شریعت صل</p>
---	---

	<p>سیری حسرت ہی لگا لائیں گی ان کو طاہر در و جب حد سے بڑھیکے گا تو وہ در مان ہوگا</p>	
---	---	---

<p>دل کو روتا تھا کہ ناگاہ جب گریا آیا چار آئینہ لگائے ہوئے جلا دیا دل دیا ہمنے بتوں کو تو خدا یا دیا اپنی تصویر مگر کھینچنے بہنزا دیا وہ کیے نئے بتوں کو بھی خدایا دیا جو سد اشاور ہاشاد گیا شاد آیا تنکے چنستا ہوا گلزار میں صیا دیا آپکی جان سے دُر آج بہت یاد آیا</p>	<p>تیر لیکر جو وہ ترکِ ستم ایجا دیا چار آنکھیں جو ہوئیں طرزِ ستم یاد آیا پاسِ اسلام رہا کفر میں بھی مد نظر چھا گیا عالمِ تصویر جو دیکھا اُس کو اٹھ گئے ہاتھ دُعا کو مری فریاد کے ساتھ قابلِ ریشک ہے اُس نے خوش اوقاتِ حال گر گب کلامِ مگزنا لہ بلسل کا اثر عشق کی گری مفضلِ دلِ مرحوم سے تھی</p>
---	--

 <p>۱۲</p>	<p>رات بھر دکو مناتے ہوے گزری ظلم روٹھنا کھپے پہر کا جو مجھے یاد آیا</p>	 <p>۱۳</p>
<p>ستم چتون میں تیکھا پن کسی کا بہارون پر ہو کیا گلشن کسی کا جو پر وہ ڈھانکے دامن کسی کا مٹا جاتا ہے خود مدفن کسی کا کہ ہے ہر نقش پاد مدفن کسی کا ادب لے چلی چتون کسی کا بر اچا پن مرے دشمن کسی کا کسی کا لڑا، سبر رہن کسی کا اُدھر نغمہ ادھر شیون کسی کا وہ ڈوبا عطرین دامن کسی کا جلین ہم نام ہو روشن کسی کا</p>	<p>غضب اٹھتا ہوا جو بن کسی کا اُبھارون پر ہو کیا جو بن کسی کا دل صد چاک ہوا پنانہ بدنام بزرگ نقش پالے بے نشانی خرام ناز بھی کیا جانستان ہو حیا کستی ہے وقتِ گرجوشی تانے کا کیا شکوہ تو بولے خدا سمجھے دل بے خانمان کو مزا دونوں طرف دکھلا رہا ہو کسی کی زلفت کی وہ مشک بیزی تجھے لے سوزش اُلفت لگے آگ</p>	 <p>۱۴</p>
 <p>۱۰</p>	<p>مزا آجائے طہر روزِ محشر جو میرا ہاتھ ہو دامن کسی کا</p>	 <p>۱۵</p>

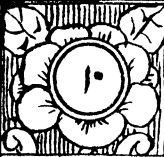
<p>دیکھنا یہ ہے کہ ہے دیکھنے والا کیسا آگ کے نول، ہو حیرت کا سو کیسا عہد و پیمان میں یہ بیچ کا فقر کیسا ہم بھی دکھلائے گھر چھوٹا کاشا کیسا ہے تراصل علی چاند سا کھڑا کیسا تم تماشاے دو عالم ہو تماشا کیسا ہر دم تیغ میں سب کچھ دم عیسا کیسا سر ہوا آج بڑے بول کا نیچا کیسا بیحجابی میں نکالا ہے یہ پردا کیسا</p>	<p>اس سے کیا بحث کہ ہر جلوہ کسی کیسا آتشِ عشق سے جلتا ہے کلیجا کیسا غیر کو مشورہ وصل میں کرتے ہو شریک دل جلاتا ہے اگر آپ کی آتش بازی صبح ہو جائے اگر دیکھ لے تجھ کو زاہد سیر منظور ہے تو آئینہ لیس کر دیکھو تیرے ہاتھوں نے شہادت ہو حیاتِ ابدی کون بیٹھا ہے یہ آنکھوں کو جھکائے رُش و وصل منہ مشب و وصل میں ہاتھوں نے چھپائے کیوں ہو</p>
--	--

	<p>وعدہ وصل میں جیبا نکو ہر طاہر انکار ہم بھی کیا سارے ہن کرتے ہن تقاضا کیسا</p>	
--	---	--

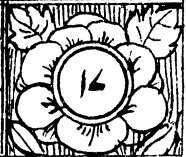
<p>بدگمانی کا تو صدمہ نہ اٹھانا ہوتا وہ نہ چھپتے تو نہ رسواے زمانا ہوتا ٹکڑا ٹکڑا ترے تیر و نغما نشانا ہوتا ورنہ پھر سو میں تمہیں منہ کو دکھانا ہوتا</p>	<p>کاش جانا بھی ترا جان کا جانا ہوتا اُنکے چھپتے ہی کھلا راز محبت افسوس نگہ ناز سے ہوتا مراد ل سو ٹکڑے نہ ہونی بحث جو ناصر سے بڑی خیر ہوئی</p>
---	---

خاک و عدد و نکا ہو لے بخود حسیٰ نقین
چھیرنا انکا مجھے شکست کرتا ہی ہلاک

آپ ہی میں وہ نہ آتے اگر آنا ہوتا
غیر کو چھیرتے گر جھکوتا ہوتا



ول نے ساتھ اپنے کیا اور بھی طاہر بنام
کاش کجخت کا کہنا ہی نہ مانا ہوتا



وہ دن بھی کیا تھے کہ جب عالم شباب تھا
وہاں یہ شرم کسی بات کا جواب تھا
ظہور حشر تھا اک عالم شباب تھا
مگر تمہارا خدا کی قسم جواب تھا
جو دیکھا دل کو تو داغونکا کچھ حساب تھا
خدا کے گھر کا تو پانی بھی بے شرب تھا
چراغ تھا کسی مفلس کا آفتاب تھا
مرے گناہ کے قابل کوئی عذاب تھا
جلا جھنا کوئی چینیٹی بھرا کباب تھا

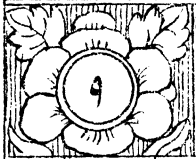
گلے خوشی سے وہ ملتے تھے اور حجاب تھا
یہاں یہ جوش نہ تھا ایک دم کو ضبط سخن
قیامتین ہوئیں سب ختم اسکی قامت پر
تمام چھان لیا شہر حسن کا بازار
وہ شرط باندھ کے بوسونپہ کیا ہی شرمائے
دماغ شیخ کا چکر آیا آب زمزم نے
ہمارے روز سیہ عیان تھی شام فراق
ہوئی یہ کثرت عصیان نجات کے باعث
وہ آج پھیر گئے کیوں مراد لپرداغ



اُٹھ رہا تھا جو طاہر اس فت جان سے
پیے ہوئے تو کہین خانان خراب نہ تھا



<p>مگر تو ہی سب میں نکلتا ہے گا وہ تا مرگ ہاتھ نکولتا ہے گا کہ پھر یہ ہمیشہ مچلتا ہے گا زمانہ بھی کروٹ بنتا ہے گا مرے دکھے سانچے میں ڈھلتا رہو گا اگر یہاں سے پہلے نکلتا ہے گا</p>	<p>زمانہ ہمیشہ بدلتا رہے گا تجھے اک نظر دیکھ لیگا جو ظالم منایا نہ اُسے کبھی یہ سمجھ کر تڑپنے سے میرے شہِ وصلِ شبنم اٹھیکے گا جو فتنہ تمھاری نظر سے یہ دشتِ جنون ہو تو دامانِ صحرا</p>
---	---



بڑا خوفِ دل کا ہو محشر میں طاہر
 یہ ہی زہرِ دان بھی اگلتا رہے گا

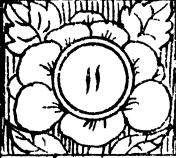


تخریرِ دل آزار کو دیکھا اُسے دیکھا
 جس دشمنِ خونخوار کو دیکھا اُسے دیکھا
 اک مرغِ گرفتار کو دیکھا اُسے دیکھا
 بیتابِ دل آزار کو دیکھا اُسے دیکھا
 اک ساغرِ سرشار کو دیکھا اُسے دیکھا
 بس ناوکِ دسوفار کو دیکھا اُسے دیکھا
 اکِ وادیِ پُر خار کو دیکھا اُسے دیکھا

جب نامہِ ولدِ ار کو دیکھا اُسے دیکھا
 اِس چرخِ سیمکار کو دیکھا اُسے دیکھا
 میں کیا کہوں تے دلِ مضطربِ حقیقت
 عشاقِ میں آجاتے ہیں معشوقِ کاوشنا
 کیفیتِ چشمِ اسکی بیان ہو نہیں سکتی
 ایدلِ نگہِ نازِ ہوا اُس شمعِ کی آفت
 آسانِ نہیں اور حضرتِ دلِ عشقِ کی منزل

سچ کہ مرے دلدار کو دیکھا اُسے دیکھا

شکر مری بیبانی دل کیا کہا قاصد

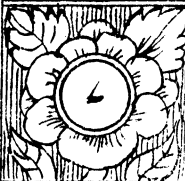


اللہ کا سایہ مرے سرکار میں طاہر
جسے مرے سرکار کو دیکھا اُسے دیکھا

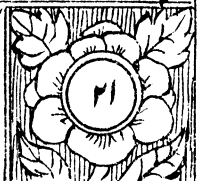


خاک میں اور ملا جائیے گا
خواب میں بھی نہ کبھی آئیے گا
پھر ذرا روٹھ کے ٹھائیے گا
آئینہ سے نہ لپٹ جائیے گا
ناز کس کس سے اٹھوائیے گا
ٹھوکرین کھا کے سنبھل جائیے گا
اور دیوانہ بنا جائیے گا
اک ذرا بزم سے اٹھ جائیے گا
جی میں کچھ سوچ کے فرمائیے گا
شرم بھی آئے تو شرمائیے گا

مٹی دینے کو اگر آئیے گا
بچکے یاروں سے کہاں جائیے گا
پھر ذرا کیے خفا پن تجھ سے
دیکھنا حسن کا عالم ہو غضب
فتنہ بھی لوٹ پن اس چتون پر
حضرتِ خضر یہ ہے کو پئے عشق
اپنی زلف تو کئی سُنکھا کر خوشبو
شمع کو ناز ہے پروانوں پر
نقنہ دہر ہون میں ہی تو درست
ہو اگر مجھ سے شب وصل حجاب

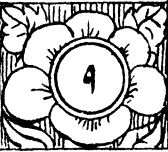


نکتہ دان ہے وہ ستمگر طاہر
رحم دل کہ کے بھی بچپائیے گا



دیکھنا یہ ہو کہ کیا ہوتا ہے انجام اپنا
 جلوہ دکھلا دو کبھی آکے سر بام اپنا
 ہو تر پنا ہی شب ہجر میں آرام اپنا
 پڑ گیا حیف کشاکش میں عجب کام اپنا
 بھیج سکتے بھی نہیں ہم اُسے پیغام اپنا
 آج سے ہم بھی بدل لینگے یہ نام اپنا

ایک ہی اُسکی ادا میں تو ہو اکام اپنا
 یوں تو پڑے سے ہم آواز سنا کرتے تین
 بنگلی دم پہ جو کب سخت ذرا دل ٹھہرا
 غیر کا پاس بھی ہو پاس میں اُٹھیں
 لے لے حسرتِ دل ماہ لے مجبوری رشک
 عاشقوں سے ہی عداوت ہو اگر گرد و کو



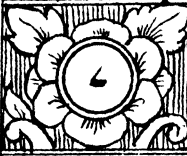
طاہر اپنا وہ سمجھ لین مجھے سب بھرایا
 ہم سو اِسکے نہیں چاہتے اکرام اپنا



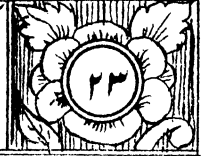
کبھی تو بھولے چو کے یاد کرنا
 ہے ایسا لطف بھی بیدا کرنا
 ستم کرنا ستم ایجا د کرنا
 اِس اُجڑے گھر کو بھی آباد کرنا
 تجھے اک کھیل ہی برباد کرنا
 قسم ہے کیا کسی کو شاد کرنا
 مجھی پر ختم سب بیدار کرنا

مراکنے ہی کو دل شاد کرنا
 یہ اُنجا جھانک کر چھپنا غضب ہے
 یہ ہی تعلیم کیا پائی ہے تنے
 کرم کرنا دل برباد پر بھی
 دکھا کر جلوہ لاکھوں گھر بگاڑے
 کہا مانا نہ تنے بھول کر بھی
 عداوت کو کچھ نہ کچھ حسرت تو رہ جائے

ہو یہ تو انکے بائیں ہاتھ کا کھیل
بنا نا اور کبھی برباد کرنا

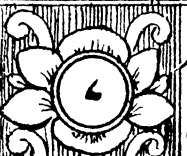


کہوں کیا ضعف دل کا حال ظاہر
تبسم بھی ہے اک منسریا دکرنا



کہ قدرتی ہی گناہے حمینون کا
ہو ایک حال مکا نو مکا اور کمینون کا
خیال زلف ہو اسانپ استینون کا
تو مہ جبین ہو کہ جگھٹ ہو حمینون کا
جو پہلے ایک کا صدر تھا اب تینون کا
تمام جسم میں عالم ہو دور مینون کا

دلون کو لوٹنے کے کیوں اُبھارتینے کا
دلوں کے ساتھ ہو مین حسرتین بھی سبے با
شب فراق گئی ایک پل نہ بتیابی
ہو عضو عضو ترا اک جد اجدا معشوق
ویا دل انکو پڑے جان ہوش کے لالے
بنا ہے شوق نظارہ میں چشم ہر بن ہو



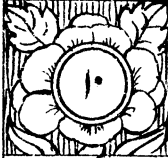
کہوں غزل کسی مشکل زمین اب ظاہر
نہیں ہو کوئی زمینداران زمینون کا



ترا جلوہ منسروغ طالع بیدار بستر تھا
خیال سایہ گیسو و مشکین ما بستر تھا
یہ سر بخور باش تھا تین ہا بستر تھا
یہ جسم ناتوان منت کش آزار بستر تھا

خیال رخ میں تار شمع ہر اک تار بستر تھا
شب فرقت مرے سینے پہ کیا کیا تار بستر تھا
زہے بخت مریض غم عیادت کو وہ آتے تھے
کہاں تاب پسیدن کیوں خیال خواب بستر تھا

شب ہجران تھی دلغ دکلی کیا کیا شعلہ فانی
 بزنک موی آتش دیدہ ہر اک تار بستر تھا
 نہ سوئے ایک شب آغوش میں نہ بیجانی سے
 مگر بند قبا کھلنا کشود کار بستر تھا

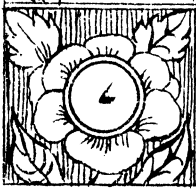


متاع عیش طاہر اب کمان اندوہ فرمیں
 فروغ حسن اس کا گرمی بازار بستر تھا



کہ رہے ہو ہر چہ بادا باد کیا
 آپ کیا اور آپ کی فریاد کیا
 ہے برابر داد کیا بیداد کیا
 شور ماتم ہے مبارکباد کیا
 جال میں پھانسا ہوا کیا سیا کیا
 دو قدم ہے یہ عدم آباد کیا
 دیکھیے آگے کو ہوا رشا کیا
 اس طرح آیا تو آیا کیا
 زلف ہو دام آنکھ ہو صیا کیا

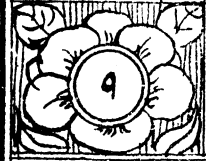

خالی جایی مری منسریا کیا
 میرے نالے سُنکے فرمانے لگے
 رحم ہو یا ظلم کچھ ہو دل سے ہو
 سُنکے نام مرگ شادی مرگ ہو
 تاک میں دکے لگے رہتے ہیں وہ
 ہجر میں لے مرگ تو ہی کر مرد
 ملکئی دشنام کرتے ہی سلام
 ہو شریک بزم دشمن میرے ساتھ
 شوق سے آنکھیں لڑاؤ کیوں درو



ہم بھی کس حسرت طاہر کہ کے حال
 تک رہے ہیں منہ کہ ہوا رشا کیا

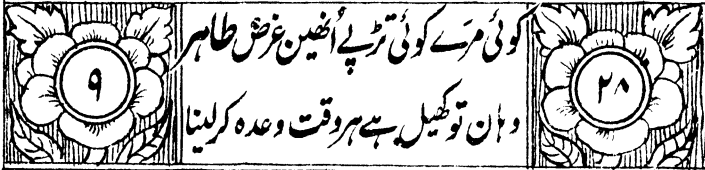


<p>یہ قصہ بھی تم نے سنا ہو کیسکا تو ولین بھی نقشہ کھنچا ہو کیسکا ذرا ہنس دوس فیصلہ ہو کیسکا کہیں دل بھی آکر پھرا ہو کیسکا مقدر بھی بگڑا بنا ہو کیسکا نی طرح جو بن اٹھا ہو کیسکا</p>	<p>لڑپن سے دل مبتلا ہو کیسکا جو آنکھوں میں پھرتی ہو صورت کیسکی میں قدموں پہ گزرا ہوں یوں جہاں محبت نہیں چاندنی چار دن کی مجھے مانع عشق احباب کیوں ہیں کبھی ایک پل بھی وہ نچلے نہ بیٹھے</p>
--	---

	<p>کہیں اپری دسے جو چاہیں بخش ہوں کہ ظاہر کو دل مانتا ہو کیسکا</p>	
---	---	---

<p>غرض کہ جیسے بنے اُسکو اپنا کر لینا ملاپ پہلے تو پیچھے بگاڑ کر لینا سمٹ کے اُنکا وہ سینے پہ ہاتھ دھر لینا اشاکے ہوتے ہیں انکی ذرا خبر لینا یہی ہے شور چلا دل گئی کمر لینا سحر تو ہونے دو پھر خوب بن نور لینا سمجھ لو سوج لو پھر خستیا کر لینا</p>	<p>قصور غیر کے لے دل اپنے پسر لینا نیا فریب نرا لاسم نکالا ہے لپٹ کے بند قبا کھولنا وہ میرا ہے یہ کیا ستم ہے مجھے دیکھ کر قیہو نسے وہاں ہو جوش نزاکت یہاں ہو غلبہ عشق شبِ صال ہو سینے سے میرے لپٹ کر ہو خلافِ شان ہو گردو نسے تم جفا سیکھو</p>
---	--

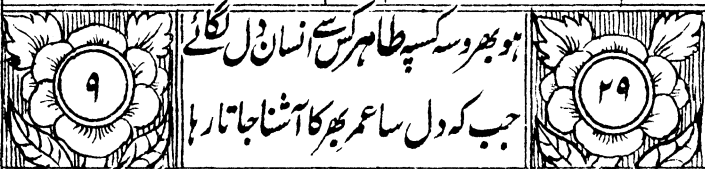
گلہ تھا غیر و نکا کیون آپ سقدر گھبرائے
یہ بے سبب نہیں کا نو نیہ ہاتھ دھر لینا



کوئی مرے کوئی تڑپے اُنھیں غرض طاہر
وہاں تو کھیل ہے ہر وقت وعدہ کر لینا

دل کو گر ماتا تھا جو وہ دلڑا جاتا رہا
ہو تلماشِ دل بہانہ اُس سے ملنے کیلئے
بیچ یہ ہوتالی کبھی اک ہاتھ بے بختی میں
دل چُرایا ہو تمھیں نے تار لی تہے نگاہ
ہو گئی میری توقع میر سحر حق میں سدراہ
جلوت و خلوت میں لوٹے یوں مزیدار کے
کسے بوسے رات بھران پیاکے ہاتھ کیلئے
میرے چشم شوق ہی خود بنگئی میری قریب

لطف جلنے کا جلانے کا مزاج اتار رہا
ورنہ یاں کسکو ہے غم جاتا رہا جاتا رہا
ہاتھ کھینچا تنے یاں پاس وفا جاتا رہا
کھل گیا جب حال چوئی کا مزاج اتار رہا
کامیابی کب ہوئی جب آسرا جاتا رہا
بنکے میں خود نامہ بر آتا رہا جاتا رہا
منہ کی رونق بنکے سب بگِ خا جاتا رہا
چھپکے چھپن سے کسی کا جھانکنا جاتا رہا





ہو بھروسہ کسے طاہر کسے انسان لگائے
جب کہ دل سا عمر بھر کا آشنا جاتا رہا

دل ناکام نہو کیون ترا ہر کام بُرا
خیر تو اچھا ہے اور عاشق ناکام بُرا

بیچ یہ ہے آدمی رکھے نہ کبھی نام بُرا
بیچ کون بات ہی یہ بدسی ہو بدنام بُرا

<p>اُسکا آغاز بُرا اِسکا ہے انجام بُرا دن بُرا رات بُرا صبح بُرا شام بُرا ہم کہا کرتے ہیں ہی ہند کا اسلام بُرا ایک سے ایک لگاتے ہیں وہ الزام بُرا ورنہ دُنیا میں کسے لگتا ہو آرام بُرا یہ تو تسلیم کہ ہوتا ہو محوِ آشام بُرا</p>	<p>فرق جو عشق و ہوس میں ہو وہ مجھ سے پوچھو لاؤ دل پھیر دو ہر وقت کی جھک جھکتی جسے رہتا ہو اُنھیں پوچھو شرعی کا خیال کبھی نادان کبھی عیار وہ کہتے ہیں مجھے دل پہ کچھ ایسی بنی ہو کہ کہوں کیا ناصح و اعظا نشہ پندار کی لے اپنے خیر</p>
---	---

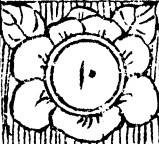





	<p>نہ رہا پاس مروت بھی اُسے اب طاہر ہم نہ کہتے تھے کہ ہے روز کا پیغام بُرا</p>	
---	---	---

<p>بوسہ تیغ لبِ خرم پہ بسمل ہوتا کاش سینے میں ستمگر کے مرادل ہوتا فتنہ جو اٹھتا زمانے میں مرادل ہوتا میں تو انسان ہوں تھم میں اگر دل ہوتا تمھیں بجاتے خدا سے جو میں سائل ہوتا ایک منجملہ اسباب مرادل ہوتا اپنی صحبت میں نہ رکھتا جو وہ مائل ہوتا</p>	<p>نہم افشان جو دراختہ قائل ہوتا چین سے پھر جو وہ رہتا تو میں قائل ہوتا گر شریکِ ستم چرخ وہ قائل ہوتا غمِ سرت کا نہ ہرگز بھل ہوتا ایک بھی تم نے تو پورا نہ کیا میرا سوال جمع کرتا میری ویرانی کے سامانِ جنِ فلک ہمدمی غیر کی ہی باعثِ تسکینِ مجھ کو</p>
--	---

تو نہوتا جو مرے ماہِ حسین کا عاشق
 ڈم لین یہ داغ ترے کیوں مکالم ہوتا
 ٹری رقتار اگر حشر نہ برپا کرتی
 دل وہ کافر سے قیامت کا قائل ہوتا

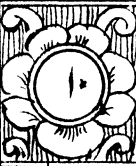
بے غرض پاکے وہ کرنے لگے عزتِ طاہرہ
 آرزو سے یہ کمان مرتبہ حاصل ہوتا

تم سا تو کوئی جان کا خواہاں نہیں دیکھا
 اُس بُت پہ چولایا نہ ہو ایمان نہیں دیکھا
 میں نے جو کہا دل تو میری جان نہیں دیکھا
 کہتے ہیں کہ بتلاؤ تو تم لائے کمان سے
 وہ ان عہد زبانی بھی ہوا کہ عقدہ مشکل
 اُس بُت کی محبت سے کوئی دل نہیں چلی
 سفاکی قاتل ہے تعلق کی علامت
 کیوں نہ کھینکے جھکائے ہوئے بیٹھے ہو پڑے وصل
 آنکھوں نہیں سما کر بھی رہا پردے کے اندر
 بیدار میں ظالم کی قیامت کا مزہ ہو
 ہو خون کبھی آنکھوں میں کبھی داغ جگر میں
 جو چاہو قسم لیلو مری جان نہیں دیکھا
 ایسا تو کوئی ایک مسلمان نہیں دیکھا
 کہنے لگے دیکھا بھی تو اب ہاں نہیں دیکھا
 بازار میں بکتے کوئی ارمان نہیں دیکھا
 آسان جسے پایا اُسے آسان نہیں دیکھا
 اللہ کے گھر میں بھی تو ایمان نہیں دیکھا
 بے وجہ کوئی جان کا خواہاں نہیں دیکھا
 معشوق کو یون ہوئے پشیمان نہیں دیکھا
 بے پردہ کبھی جلوہ جانان نہیں دیکھا
 عاشق کو خطا پر بھی پشیمان نہیں دیکھا
 یون رنگ بٹے ہوئے ارمان نہیں دیکھا

دل سا کوئی دانا کوئی نادان نہیں دیکھا	باتین بن سیا نوئی تو دیوانوئی کی صورت	
	<p>ہو اُسین تو سب آپ ہی کے حُسن کی لائف طاہر کا کبھی آپ نے دیوان نہیں دیکھا</p>	
<p>مشکل ہو وہی کام جو مشکل نہیں ہوتا افسوس کہ آنکھوں میں کوئی دل نہیں ہوتا اپنا بھی بُرے وقت میں شامل نہیں ہوتا سونے میں بھی دم بھر کو وہ غافل نہیں ہوتا یہ پردہ ہی خود اپنے مقابل نہیں ہوتا کلتا تو ہر دل کو کوئی اور دل نہیں ہوتا محبوب جہان میں کوئی قاتل نہیں ہوتا مفلس سے کبھی کوئی بھی سائل نہیں ہوتا دل لیکے مگر جاتا ہو قائل نہیں ہوتا</p>	<p>آسانی سے مطلب کبھی حاصل نہیں ہوتا جی بھر کے مزادید کا حاصل نہیں ہوتا جاتے ہیں اُدھر وہ تو اُدھر دل نہیں ہوتا سینے سے ذرا ہاتھ ہٹے یہ نہیں ممکن دیکھا نہ کبھی بھول کے بھی آئینہ اُسے فرقت میں گزرتی ہو جو عاشق پہ نہ پوچھو تو معجزہ حُسن ہے یا زندہ کرامت لائی ہو ترے پاس ہمیں حُسن کی دولت بس خاک چلے تجھ سے زبردست آگے</p>	
	<p>مجائے خدا جگر جو طاہر تو یہ پوچھوں کیون عاشق و معشوق کا اِک دل نہیں ہوتا</p>	
	<p>رولیف بائے موحدہ</p>	

کس قدر دُور جا پڑا مطلب
 خط نہ آنے سے کھل گیا مطلب
 یہ تو ہوا ایک دوسرا مطلب
 جانتا ہوں حضور کا مطلب
 اُنکے چھتے ہی کھل گیا مطلب
 نہ ہوا لب سے آشنا مطلب
 خواب میں کوئی کہ گیا مطلب
 وہ جو بگڑے تو بن گیا مطلب
 ہو ہم آغوش نقش ما مطلب
 بول اٹھتا ہو چلبلا مطلب
 غیر کے نام سے مر مطلب
 کچھ سنا کچھ نہیں سنا مطلب

مایہ ناز وان ہوا مطلب
 خود وہ آئیگے اور کیا مطلب
 آنکھ ملتے ہی منہ کو پھیر لیا
 لطف بھی کم نہیں ستم سے مجھے
 کچھ لگاوٹ ہو جو رکاوٹ ہے
 شکوہ شکوہ میں کٹ گئی شب بھر
 پاسبان کو سزائیں ملتی ہیں
 ہوے غصے میں جاے سے باہر
 مجکو ارمان ہے پائمالی کا
 آنکھیں کہتی ہیں حال دل از خود
 کوئی اتنا ہوا نکو جا کے سناے
 یہ نئی شکل ہر ستانے کی



کم سخن تم ہو بے زبان میں ہوں
 ہو تو کیونکر ہو پھر ادا مطلب



ردیف تائے فوقانی

نظر آتے ہیں مجھ کو خواب بہت	اب وہ کرنے لگے حجاب بہت
انکی باتوں کے تھے جواب بہت	چپ ہی رہتا تھا مصلحت و ر
آپ دیکھا کریں کتاب بہت	شکوہ تنہائی کا کیا تو کسا
ایسے دیکھے ہیں انقلاب بہت	انکی بے مہر یونے کیوں گھبرائیں
یاں ہوا اندیشہ عتاب بہت	ہو وہاں انتظار عرض نیاز
پارسائی میں ہیں عذاب بہت	ترک مے اور صحبت ز باد
ہوں زمانے میں انقلاب بہت	انکا بدلے فزاح تب جائیں
ہمنے کی کثرت شراب بہت	ہجر کا یون بھی غم غلط ہوا
آج کل یاں ہر خطِ آب بہت	سوز دل نے جلا دیے آنسو

رکھ دیا ہاتھ منہ پہ طاہر کے	۱۱	۲۵
ہو گئے جب وہ لاجواب بہت		

ایک ایک پہ گریبا خریدار محبت	کیا بھیڑ لگی ہے سربازار محبت
خود بیچدے اپنے کو خریدار محبت	معلوم ہو گر لذت آزار محبت
مردم کے جیا کرتے ہیں ہمار محبت	مرد بھی تو جاتا نہیں آزار محبت
جو سب ہو اپنے خریدار محبت	بویا ہوا سنی نے ہی تو یہ خار محبت

وہ کہتے ہیں نہ انہیں تو اور نہ بقیں میں
 اللہ کے لاویزی عشقِ غم کیسو
 جیتو نہیں وہ داخل ہیں دروینِ شام
 جیلے کی ضرورت نہیں جو چاہے سزا دو
 وہ شکوہِ الفت پہ تجاہل سے بولے
 معشوقِ زمانے تو کبھی ان نہیں کہتے

کیونکر تجھے ہم سمجھیں گرفتارِ محبت
 تم چھوڑو تو چھوڑے نہ گرفتارِ محبت
 دم اپنے گنا کرتے ہیں بیمارِ محبت
 عاشق تو ہر طرحِ خطا وارِ محبت
 کچھ میں تونہ تھا تے طلبگارِ محبت
 بان نہ کھونین ہو جاتے ہیں اقرارِ محبت

طاہر سے ذرا سنیے کبھی تذکرہ عشق

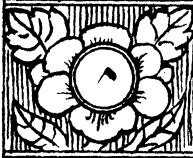
ہر وہ ہی تو اک واقفِ اسرارِ محبت

ردیفِ ثناء، مثلثہ

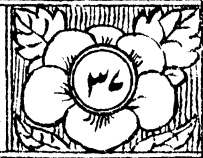
کیسے تھے سب عہدِ پیمانِ عیبِ
 اثر میرے رونے کا کس دن پڑا
 بڑے خوش نصیبو نہیں بھی ہم نہ تھے
 نبیا ہی نہ اُسے کبھی دوستی
 اگر وصل اُسکا نہ حاصل ہوا

امید و نہیں اپنی کئی جانِ عیبِ
 یہ کھون نے باز دھے ہیں طوفانِ عیبِ
 رکھے تھے در پر یہ دربانِ عیبِ
 ہوا آسمان دشمنِ جانِ عیبِ
 تو پھر سب یہ دنیا کد سامانِ عیبِ

جو پورا نہ ہو وعدہ کس کام کا اگر دلمین حاجت نہ بنتی ہے تھارا سا ہو جائے گرسب کا حال	میں کہتا ہوں خود ان عبت ان عبت خدا پر کوئی لائے ایمان عبت کسی گھر میں ہو کوئی ہمان عبت
---	--



وہ آیا نہ وعدے پہ طاہر کبھی
کے وصل کے ہمنے سامان عبت

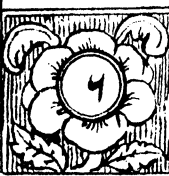


ردیف بسم



بیمار ہو جب آپ مسیحا تو کیا علاج
جیسا نیا مرض ہو تو ویسا نیا علاج
کہتا ہو کون ہے مرض عشق لا علاج
بولے بس اب کر گیا تھا رخصت علاج
ہی ورنہ ہر مرض کا جہانمیں جُدا علاج
واللہ آج ہمنے یہ دیکھا نیا علاج
ظاہر میں کچھ مرض ہو تو ہر کچھ و علاج

اس دل کا چہرہ یار سے بس ہو چکا علاج
دشنام یار ہو دل رنجور کا علاج
توتے ہی وصل دور ہو میں شکر کا علاج
جب درود وصال سے بھی کچھ نہ کم ہوا
پلٹا ہر بات بات پہ وان نسخہ جفا
سینے سے سینہ ملتے ہی دکھ درد کچھ نہ تھا
کیا جانے کہ کسکی نظر دل کو ہو گئی



لازم ہو صبر عشق میں طاہر وہی نہیں
پر ہیز اس مرض میں ہو سب سے بڑا علاج



ردیف سار	
<p>اب پوچھتے ہیں سب سے تمہاری کیا اصلاح دیتا نہیں یہ کوئی بھی مرد خدا اصلاح غیر و نیکے حق میں لیتی ہو انکی بلا اصلاح ہم جانتے ہیں دینگے جو کچھ آشنا اصلاح کچھ کرے ہیں عشوہ و ناز و ادا اصلاح</p>	<p>وے بیٹھے پہلے دل تو انہیں ہم بلا اصلاح عاشق پہ لے بتو یہ نہیں ہر جہا اصلاح رہتے ہیں مجھ سے ملنے کے بارے میں مشورے جو چاہو اپنی رے سے خود کرد و فیصلہ یہ خند ہاے زیر لبی بے سبب نہیں</p>

۱۰	ظاہر ہم آ کے باتو نہیں دلی ہوے خراب یہ خانمان خراب کجا اور کجا اصلاح	۳۹
----	---	----

ردیف دال	
<p>یہ جھوٹی صلح ہکو نہیں جنگ جو پسند تجو پسند میں ہوں مجھے دے تو پسند کر لون جو تھوڑی دیر کو رشکِ عدو پسند اُسکا کہان ٹھکانا جسے آئے تو پسند دل تفتگانِ عشق کی ہو آرزو پسند گم گشتہ دلی تجکو نہیں جستجو پسند</p>	<p>ظاہر میں ہم سے میل تو دینِ عدو پسند ناز و نیاز کی ہونہ کیوں گفتگو پسند غیر و نسل ہی جائے تے دکا بھید کچھ ملنا ترا خدا کے بھی ملنے سے ہو بعید روشن وہ دل ہو حسین کوئی لو لگی رہے بزنام ہو وہ میرے سبب سے یہ قہر ہے</p>

لب پر تو ذکر حور ہوا اور زمین تو پسند
 آئی ہوا کیو بھی عجب گفتگو پسند
 ہو سو نہ سہی سو نہ سہی خشتِ نم کی بو پسند
 پوری نہو نکل کے وہ ہوا آرزو پسند
 یہ گفتگو پسند نہ وہ گفتگو پسند
 جسکو ہو تیری ست جوانی کی بو پسند
 ہو تیری ہی سُریلی صد خوش گلو پسند
 انسان ہی وہ کیا جو نہو آبرو پسند
 قاتل کو میرے آتا ہو ہلکا ہو پسند
 کر لینے ہم بھی اور کوئی خوبو پسند

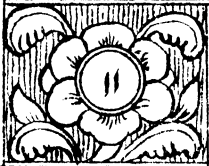
ڈر ہے کہ اہل شرع کہیں بگمان نہوں
 ہر بات دشمن ہو تو ہر لفظ جانگداز
 رکھتا ہوں اپنا بے مے و ساغر کے تر دماغ
 ہو وصل پھر بھی وصل کی خواہش ہی رہتا
 بولے بگڑ کے تذکرہ حسن و عشق پر
 مٹی ہن اُسکے سامنے جنت کے پھول بھی
 یہ بات سازین ہونہ کوئل کی کوکین
 میں جرعہ شراب پہ کو نہ کر نہ جان و ن
 لیتا ہو جانِ غم میں گھلا کر بغیر تیغ
 ان کج ادائیوں کا چکھائینگے ہم مزا

مغرور طاہر اُسکو ہمیں نے بنا دیا
 کسانہ تھا یہ منہ سے کہ آیا ہے تو پسند

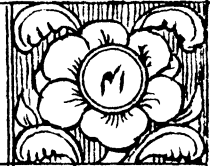
رویتِ ذال

مانگے جو دلِ فگار تعوید
 ہوں داغِ جگر ہزار تعوید
 نالوں سے ہن نہ مرے پریشان
 رہتے ہیں گلے کے ہار تعوید

<p>ہن گو ہر شاہوار تعویذ اور غنچہ نو بہار تعویذ تجھ پر تشراب نثار تعویذ ہون اُتے ہی ہیشمار تعویذ عصمت کے ہن حصار تعویذ زیور کو بڑھا اُتار تعویذ</p>	<p>بازو ہن جو مون قلمز حسن بوٹا سا وہ قد ہے شاخ پر گل تعویذ پہ تیرے جان صد تے ارمان ہن بحیاب دلمین پستان ہن دو برج قلعہ حسن آنی شب وصل ختم ہونے</p>
--	--



طاہر کافی ہے جذبہ دل
ہو باعثِ ننگ و عار تعویذ



ردیف کے



چین پائیگانہ تو بھی جکبو مضطر دیکھ کر
پاؤن پھیلائے لگات بے بھی چاؤ دیکھ کر
دیکھ کر رہبر کو مین اور مجکو رہبر دیکھ کر
یہ بڑے مرشد ہن گرتے ہن بڑا گھر دیکھ کر
رشک آتا ہوا غنچین میرا مقدر دیکھ کر
بیتقراری کی ملی یہ دا مضطر دیکھ کر

اک ذرا بیداد ہو مجھ پر شکر دیکھ کر
رشک ہے زاہد کو میرا دامن تر دیکھ کر
دونوں چلتے ہن طریق عشق پر وہ خط
گلشن فردوس کا ہر حضرت زاہد کو شوق
دیکھتے ہن جب وہ اپنے کو مئے آغوشین
کہتے ہن شوخی ہوتیری طبع کی اور کچھ نہیں

دیکھ کر اپنا خم ابرو کرے کیونکہ نہ قتل ناصری انصاف تو کر دے میں تو یہ نہ ہو کون ہوں اگر نکھیں بھین انکھوں میں اُسکا جلوہ ہے سنگ سود سے ہوا زاہد کو عشق خال یا	قاعدہ ہو خون چڑھ جاتا ہے خنجر دیکھ کر بات کیا کی کھینچ مارا ایک پتھر دیکھ کر طور سے کیا آئے موسیٰ خاک پتھر دیکھ کر چوم کر آخر کو چھوڑا سخت پتھر دیکھ کر
--	--

۱۱	ہندی مل مل کر چھڑاتے ہیں جواہر آج وہ وان بھی تلوون سے لگی ہے مجھ کو مضطر دیکھ کر	۲۲
----	---	----

آئینہ تلوگا وٹ کی یہ این کیونکر آنکھ لڑتے ہی جو مر جائیں کر این کیونکر بات بھی تم نے کبھی ضبط نہ کی کیا جانو ایک بار آنکھ تو لڑ جائے کہ میں پر اُن سے شکوہ وعدہ خلائی یہ یہ شرم کے کہا آنکھ کو دل سے تعلق ہو تو دلو کو تم سے ایک عالم کو چھپکا دیتی ہو وہ چشم سیاہ دینا اُس برس نہ پونچے کبھی تم حضرت شیخ ہم کو حسرت رہی گردن میں کبھی دیکھتے ہم	پرے پرے ہی میں رتی نینگ این کیونکر زہر میں تم نے مجھالین یہ نگاہیں کیونکر خون کی طر سے پی جاتے ہیں آہیں کیونکر پھر میں دیکھوں کہ چراتے ہیں نگاہیں کیونکر بات بے سمجھے کہی ہو تو نساہیں کیونکر بند ہوں عشق و محبت کی یہ این کیونکر یہ پھر تی ہیں یہ میخانہ نگاہیں کیونکر ملکسین عرش خدا تک تمہیں این کیونکر والدیتے ہیں محبت سے وہ باہیں کیونکر
--	--

آئینہ رکھکے مجھے دیکھو تو میں تباؤوں
تیر بن بنکے نکلتی ہیں نکاہن کیونکر

طاہران سا کوئی معشوق کین دیکھا ہے
چاہتا ہو جو ہمیں اُس کو نہ چاہن کیونکر

ہو ایہ حال دل فرقت کے صد اب تو سہ سہکر
وہ ناواقف مجھے پاس اب زکام طلب بھی
کون کیا حال فرقت آنسوؤں کے بے زکلا ہے
ہم اس انداز سے بیتاب ہو کر و مسلمین لپٹے
وہ سرستانہ ہنسنا کھل کھلا کر یاد آتا ہے
جاکر چٹکیاں وہ گاہے ہیں آج گلشن تین
کھٹک توتی ہو تم تم کر کسک تتی ہو رہ کر
زبان اپنی دبا جاتا ہوں کچھ کچھ حال کہ کہہ کر
کلیجا نکڑے ہو ہو کر ہوا نکھو نسی بہ بہ کر
چھپا جاتا تھا خود باد میں شکو چاند کہ کہہ کر
مرے آگے بس اب میں زیادہ تو نہ دقتہ کر
ذرا اوطار رنگِ خناب تو بھی چہ چہ کر

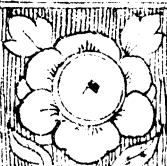
قیامت ہو کسی کا چلبلا پن کیا کہوں طاہران
جان دیکھا ہوئی اک کسمساہٹ میں رہ کر

آفرین قابل تری تسخیر پر
لے لیا گر بوسہ دو مجکو سزا
خود رکھیں عاشق گلا شمشیر پر
تم ہونا دم کیوں مری تقصیر پر
شک ہو جادو کامری تقریر پر
رکھ لیا بس تیغ پر اور تیر پر
جب جواب اُن سے کوئی بن پڑا
آنکھ اُن سے صرف لڑ جانا ہو شرط

<p>شوب کتنے پڑ گئے تقدیر پر بخودی سی ہوتی تصویر پر چونک پڑتے ہیں مری تقریر پر کس بلا کا نور ہے تصویر پر انکی صورت پر مری تصویر پر</p>	<p>چشم ترنے کی مری مٹی خراب لئے کس حسرت بھنے نے کی نگاہ کچھ نہ کچھ لگتی ہوں دل پر چوٹی سی روی روشن پر نظر جہتی نہیں یلی و مجنون جو دیکھیں آئے رشک</p>
<p>عقل کو کیا دخل طاہر عشق میں ۱۸</p>	<p>دل نہیں جتنا کسی تدبیر پر ۲۵</p>
<p>قلزم حسن ازل کا ہر وہ یکتا گوہر ہو بنا گوش میں اُسکے جو چمکتا گوہر پھر تو آنکھوں سے گرین آنسوؤں کی گوہر ہاتھ سے جسے کبھی اپنے نہ بیدھا گوہر ایک بھی اسکے مقابل کا نہ نکلا گوہر کہیں چھپتا ہو چھپائے سے بھی سجا گوہر جلوہ حسن کا بنجانے گا دریا گوہر کبھی گوہر ہو اموں کا کبھی نوں کا گوہر</p>	<p>گوہر جان کمون اُسکو کہ مصفا گوہر حورین دیکھیں تو اُسے آنکھوں کا آواز سمجھیں دُردندان کے تصور میں جو دل بھرا اپنی مرقا سے کرے دلین و نسو سوراخ گوہر دل ہو مرقا ہے ہی لائق چشم دُردندان کی ترے قدر ہمیں جانتے ہیں اگر جگہ دیکھا اُسے تیرا گلوے پر نور سحر ہو پان کی سُرخ میں دُردان کی چک</p>

مرج یا قوت فروزا میں ہیں کیا گوہر
 بن گیا اسکے گلے میں گلِ رعنا گوہر
 صدقے اُس گوہر کیا پہ ہیں صد ہا گوہر
 ہیں قنادیل سر عرش معلل گوہر
 ہو گلو بند کا تیرے ہی ہ ٹوٹا گوہر
 جیسے آئینے پہ رکھے ہوں دیکھتا گوہر
 اُسپہ ساری ہو گئے جسپہ ہوں صد ہا گوہر
 ہا رگردن میں تو کا نو میں ہر سیا گوہر
 بنکے چمکے مری قسمت کا ستارا گوہر

رُخ گلزنگ پہ تیرے یہ عرق کے قطر
 دیکھ کر جلوہ نیرنگی حُسن گلزنگ
 سامنے اُس دُر دندائے بہن چھوٹے موتی
 اُسکے پُر نور گلے میں نہیں ہوتی کہ یہ ہا
 لوگ کہتے ہیں جسے ماہِ شبِ فروز فلک
 دو نونِ پستان کا یہ عالم ہوتے سینے پر
 فیشن اِبل ہو بدن پر تے پیرا ہن نازق
 ہاتھ میں ہوں تے سمرن تو ہو چومین بُرج
 آئے اسطرح وہ جب گوہر کیا سر بزم



رُخ و دندان کے لکھو میں جو مضامین ہا



کیون نہ پھر سہ سے مے پھول چھین گیا

میں دعائیں دن ہر اک شام پر
 اچھی صورت اور اچھے نام پر
 مال ایسا اور اتنے دام پر
 ہر دے گئے دل تھام کے پیغام پر

کالیان دو تم تو میرے نام پر
 لوٹ ہی جاتا ہر دل بے اختیار
 ایک بوسے پر میں تم کو جان دُن
 ہاں نہیں کچھ بھی نہ کہتے بن پڑا

غیر باہر اور اندر میں رہوں
خط نہ لکھا اس بہانے سے کبھی
چاہیے نوکر جدا ہر کام پر
حرف آئے گا ہمارے نام پر
ہین مگر ٹوٹے ہوئے دل فرشِ راہ
ٹھوکرین کھاتے ہیں وہ ہر کام پر

بے سبب طاہر نین کچھ بھید ہو
چُپ سے ہو جاتے ہیں میرے نام پر

روایتیں

اس عین اختیار پیام آپ کے بس بس بس
بہتری پیدا نہ کوئی صورت امیدِ مصال
تسے جلاؤ کوین دہر و دلدار کہوں
کتے ہی مرٹے کتے ہی تھے گھر برباد
مجھ سے انہماکِ محبت نہوین باز آیا
ہائے کتنا وہ شب وصل چہرہ آگرد اس
جو مرے دل پر گزرتی ہی نہ پوچھو مجھ سے

اس عینیت کو سلام آپ کے بس بس بس
سُن چکے خوب کلام آپ کے بس بس بس
کسے رکھے ہیں یہ نام آپ کے بس بس بس
جلوت دیکھے سرِ بام آپ کے بس بس بس
دل دکھاتے ہیں کلام آپ کے بس بس بس
شوق ہونگے نہ تمام آپ کے بس بس بس
سُنکے جلسے سرِ شام آپ کے بس بس بس

کبھی تو نالہ و سہرا دوسے دم لو طاہر

رات دن ہین یہی کام آپکے بس ہے جس

ردیف نشین

راہ بر کو ہوا رہی تھی تماش
 پہلے کرا سکی رہ گذر کی تماش
 دیکھنا شوخ فتنہ گر کی تماش
 شام سے ہوا نغمین سحر کی تماش
 تھی دُعا کو مری اثر کی تماش
 تمہہ لازم ہو اس خبر کی تماش
 پہلے کر لو مگر مگر کی تماش
 کام آئی نہ عمر بھر کی تماش

جذبہ دلو کو ہوا اثر کی تماش
 ہو عبت ایدل اُسکے گھر کی تماش
 دلکے خاطر ہو سائے گھر کی تماش
 صدقے اس بھولے پن پین وصل
 جاملی غیر کی دُعاؤں میں
 بیو فاتکو لوگ کہتے ہین
 قتل پر میرے شوق سے باہر ہو
 نہ ملا کوئی راز دار رنسیق

دل کو دل سے ہوا رہ جب ظاہر

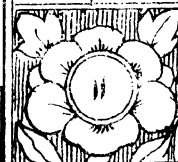
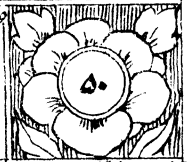
کیون کروں پھر میں نامہ بر کی تماش


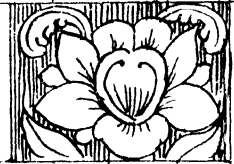
ردیف ضاد

بیٹھے بٹھائے دل کو لگایہ بر امرض

جاتا ہوا ساتھ جان کے عیش و کامرض

<p>ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑا ہی بیمار جانے نہ پایا ایک ہوا دوسرا مرض شرم و حیا کا انکو لگا ہے بڑا مرض آخر یہ کس مرض کی دوا ہو مرامض ہوتا ہو اور علاج سے اپنا سوا مرض دیتا ہو میری جان کو ہر دم و عامض</p>	<p>تغظیم ہننے دیکھی یہ بیمار عشق کی درد و فراق اُسے یہ درد انتظار کا بیمار تیری آنکھوں کو کہتے ہیں اسلئے آئین نہ وہ ہی بہر عیادت نہ موت ہے بڑھتا ہو اور وصل سے ارمان وصل کا لیتا یہ کون مفت میں سراپا درد عشق</p>
---	---

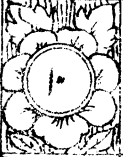
	<p>دلکھ درد میں بھی فکر سخن سے نہیں نجات ہو شعر و شاعری کا بھی طاہر بڑا مرض</p>	
---	---	---

	<h2 style="text-align: center;">ردیفِ فا</h2>	
--	---	--

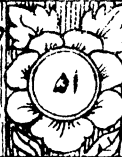
<p>اچھا اثر تو سب پہ ہو اپنا اثر خلاف لبے دعا خلاف دعا سے اثر خلاف مشکل ہو یہ بھی انکو اگر دون خیر خلاف ہو عشق میں یہ شکوہ درد بیکر خلاف خود میرے دل نے دوٹو لیے تو مگر خلاف</p>	<p>فریاد کیا کرے جو مقدر ہو برخلاف رہتا ہو ایک لیک سے فرقت میں بخلاف ہے ذکر یوفانی اغیابا زنا پسند عاشق وہ ہو جسے نہ ہے تن بدن کا ہوش حاصل ہوئی یہ جنس کی مخلص میں مبری</p>
--	---

کتنا غلطیہ دعویٰ ہوا اور کتنا خلاف
واللہ شب فریب ہوا اور سرسبز خلاف
کہنا نہ ایک لفظ بھی لے نامہ برف خلاف
انجام مزاج یہ ہوا دھر خوش اُدھر خلاف
کیونکہ ملوں کہ تے ہر سب گھر کا گھر خلاف

دل لیکے مجھے کہتے ہیں خود تے دل دیا
میں اور تیرا شکوہ پھرا پسر رقیب سے
تا نید ہی کے پردہ میں ہو عرض دعا
ایسا تو انقلاب زمانے میں بھی نہیں
کہتے ہیں میرا شرم و حیا پر نہیں ہر زور



طاہر اٹھانا آنکھ نہ اُس پر گمان پر
ہوتی ہر بعض وقت میں سیدنی نظر خاہن



ردیف قاف



رونے گانے کے ہیں ہزار طریق
گھر بلمانے کے ہیں ہزار طریق
دل میں آنے کے ہیں ہزار طریق
آب و دلانے کے ہیں ہزار طریق
روٹھ جانے کے ہیں ہزار طریق
دل پھسانے کے ہیں ہزار طریق

غم جانے کے ہیں ہزار طریق
ساتھ اغیار کے تو آئیے ننگے
نہوں گرسا منے وہ میرے نہوں
غم ہو کھانے کو خون پینے کو
سمجھے شکرِ ستم کو اپنا گلہ
نہ سہی زلف یا زلف تو ہو

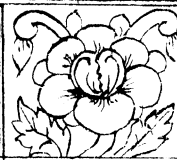
دم چرانے کے ہن ہزار طریق
دل بچانے کے ہن ہزار طریق
دل بڑھانے کے ہن ہزار طریق

قتل کے بعد منکے فرمایا
کم نگاہی سے کج ادائیگی
چھیڑنا نکامیرا شرماتا

لطف پرانے تو نہ جا طاہرہ
آزمانے کے ہن ہزار طریق



رودیف لام

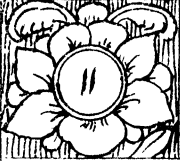


ترے دل سے ہو یہ ملتا ہوا دل
مری قسمت کا تھا یہ ہی لکھا دل
نہ دے دشمن کو بھی ایسا خدا دل
ہے تے بھی زیادہ دل ربا دل
نظر کوئی نہ آیا اور گیا دل
سلو نا حسن ہو اور خلیب لدا دل
کوئی چنگی سے شاید مل گیا دل
آہی کس طرح پھر لیک گیا دل

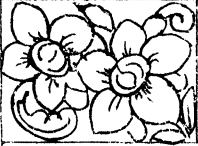
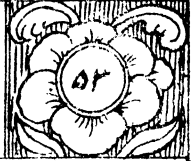
اُسے رغبت دلا کر یوں دیا دل
پریشان مضطرب آفت زدا دل
سا کوئی پتھر ہے ظالم یا ترا دل
حسینوں کی نظر لگتی ہے اسپر
کہوں کیا اپنا حال حیرت انگیز
مرے دلدار کے یہ دو نشان ہن
یہ بچینی سی کیوں سینے میں ہو آج
کبھی پردے سے باہر وہ نہ آیا

چھپایا ہے یہیں شاید مراد ل

ہٹاؤ ہاتھ سینے سے میں دیکھوں



یہ کس کا آج خط آیا ہے طاہر
بڑے خوش خوش ہو ہاتھوں بگیا دل

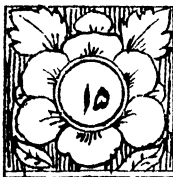


ردیفیں

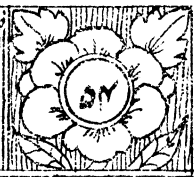


شدائد تپ فرقت کیسکو کیا معلوم
جو ڈھار ہی ہو قیامت کیسکو کیا معلوم
جو عاشقوں کی ہر جنت کیسکو کیا معلوم
یہ تو ایک یہ بھی شرارت کیسکو کیا معلوم
یہ رازِ تہر و محبت کیسکو کیا معلوم
یہ ہی ہن دوزخ و جنت کیسکو کیا معلوم
یہاں ہی دوزخ و قیامت کیسکو کیا معلوم
کیسکی آئی ہو شامت کیسکو کیا معلوم
یہ ایک دم ہو غنیمت کیسکو کیا معلوم
یہ انتظار کی لذت کیسکو کیا معلوم

مرضی جگر کی حالت کیسکو کیا معلوم
کسی کی خوبی قامت کیسکو کیا معلوم
کہاں وہ جلوہ دیدار باغِ خلد کہاں
ہمیں کو دیکھ کے اٹھتی نہیں کیسکی آنکھ
ہماری ساتھ لگاؤ ہر کج ادائیگی بھی
زبانِ عشق میں کہتے ہیں جنگو ہر دوصال
ہمیں ہو وعدہ فردا کا خوف کیا زاہر
چلے تو میں انہیں سمجھانے حضرت واعظ
چمن کو ناز گلون پر ہوا اور مجھے تپیر
عدو کو ہمدی یار کا تفاخر ہے



ٹھائے سیکڑوں الفت میں کوہِ غمِ طام
ہر ضعف میں بھی یہ طاقت کیس کو کیا معلوم



رویتِ نون



شوخی میں ہی حجاب کہ شوخی حجاب میں
میرے ہی اب تو آنے لگے خطِ جلوب میں
اک لگ سی لگی ہوئی دکھی نقاب میں
آنکھوں کا وہ چڑاتی ہیں کا جن حجاب میں
منہ سے کہیں کل نہ گیا ہو عتاب میں
رہ جائے بھول چوک نہ باقی حساب میں
اک بات تو نکلتی ہے اس اضطراب میں
اک چٹکی دلمین لیکے آئے جو خواب میں
گویا وہ ایک مردہ گس ہے کتاب میں
رے عرقِ نشان کے دو قطرے شراب میں
دو چار دن وہ اور بھی رہیں حجاب میں

تارِ نظر کی شوخی ہے تارِ نقاب میں
رہتا ہوں وہم سے میں عجب اضطراب میں
آخر وہ حسن پھوٹ ہی نکلا حجاب میں
دل کھینچتی ہیں چہرے نکا ہیں نقاب میں
انکارِ وصلِ دان ہے بیان ہے یہ ہی خیال
اک بار اور بوسہ دو کر لو نہیں پھر شمار
شوخی سے دردِ دل کو ہو نسبتِ قریب کی
چو کہین ذرا وہ اپنی شرارت سے کیا مجال
وا غلط کے دل کو ذوقِ محبت سے مس نہیں
روشن ہوں دلکے چودہ طبق تم جو ڈالو
تہذیب اس زمانے کی پرے کے ہو خلافت

وہ خوش کہ ایک چپٹے بلاسر سے ٹال دی عطر سہاگ و عطر خنایں کہان وہ بات تم ہو فلک ہو بخت ہو یا گردش زمان	میں خوش کہ انکو فکر ہو میرے جواب میں اک مست بوہمکتی ہو ہر دم شباب میں سب متفق ہیں ظلم پہ عاشق کے باب میں
--	--

طاہر کبھی کبھی کی ملاقات خوب ہو	۱۶	۵۵
کہ ہر بیٹوں میں جان نہ ڈالو عذاب میں		

مجھے آنکھیں لڑائے جاتے ہیں تیکھی چتون دکھائے جاتے ہیں پی گیا سُنکے ذکر سے زاہد سوسنیں انکی ایک اپنی کسی ڈال دو ہاتھ میری گردن میں تکنت کے لمٹھائے کچھ انداز چھوٹے جاتے ہیں دل بٹھار پاس میں کروں ترک عشق لے ناصح کیا غضب ہو نئی نویلی عمر گر می سے نے اور پھونکد یا	سوتے فتنے جگائے جاتے ہیں دل پہ بجلی گرائے جاتے ہیں ابھی حضرت سداے جاتے ہیں حوصلے یوں بڑھائے جاتے ہیں اس طرح دل ملائے جاتے ہیں میری حسرت میں پائے جاتے ہیں زنگ صحبت جمائے جاتے ہیں ایسے بگڑے بنائے جاتے ہیں خود بخود وہ لجاے جاتے ہیں گل سے زرخ تممائے جاتے ہیں
--	---

پاؤں سے گدگدائے جاتے ہیں آنکھ مجھ سے چُرائے جاتے ہیں بیٹھے ہی اٹھائے جاتے ہیں آپ تو کان کھائے جاتے ہیں آپ کیوں تین کھائے جاتے ہیں	دیکھنا انکی وصل میں شونخی دل چُرائے کا کیوں گمان نہ کروں خدا ہمیں سے ہو کیا تھے ظالم کیا سنوں بات حضرت ناصح کسی کبخت کو قیتیں بھی ہو
---	--

۱۰	دینکے طاہر تھیں مبارکباد ٹھہرو وہ دن بھی آئے جاتے ہیں	۵۶
----	--	----

دل نے سیکھے ہیں تری نصت سے لاکھون ور بدر خاک اُڑاتے ہوئے بھٹکے لاکھون دینکے خنجر سے ابھی جان لٹکے لاکھون نحت مل سینے میں اشک آنکھوں میں لاکھون عشق کے آتے ہی لگاتے ہیں کھٹکے لاکھون دل جُست میں تری رہ گئے بھٹکے لاکھون کتنے جی چھوت گئے رہ گئے کٹکے لاکھون بڑھ گئے اور بھی ارمان مے گھٹکے لاکھون	مجلو دیتا ہوں شب ہجر میں جھٹکے لاکھون نہ لگا عالم امکان میں کہیں اُسکا پتہ دیکھ اپنا خم ابرو نہ دکھانا ظالم عشق نے کسکے کیا تہلکہ برپا دل میں خوف جان کا تو کچھ ایسا نہیں آفت تو یہ ہو کج ادائیگی سے کیا تو نے کچھ ایسا یاوس یہ مرا دل ہو کہ وہی جان جسم ابرو پر لذتِ بوسہ نے کی وصل کی خواہش پیدا
--	---

لاکہ ترید کرین میری وفا و نکی حضور
پھر بھی رہ جائینگے و عوے چھٹکے لاکھون

وہ بھی جی کھول کے دیتے رہے طاہر شام
ہنے بھی بوسے لیے خوب پسٹکے لاکھون

میرے لیے خوشی بھی تو کچھ غم سے کم نہیں
ہم میں جہان و ہانپہ حدت و قدم نہیں
چشم آشنادہ جلوہ بے کیف و کم نہیں
ہو یہ نگاہ لطف فریب ستم نہیں
منظور قتل ہو تو بسم بھی کم نہیں
وہ بار بار دیکھتے ہیں مجھ میں دم نہیں
دل ہے کوئی کبوتر بام حرم نہیں
نالہ بھی میرا شورش دربان سے کم نہیں
یہ کم خوشی ہو غیر بھی کچھ محرم نہیں

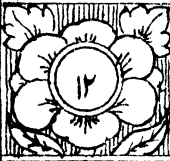
فرقت میں یاد وصل سے بڑھ کر ستم نہیں
عشاق کی حیات ہونے لے فنا نے ات
بے دیکھے اُسپے لائے ہم ایمان اسلیے
مانا کہ مہربان ہو تم یہ یقین کسے
بازک مزاج تم ہو تو میں بھی ہوں ناوان
لے آس تو ہی روح کو لے آس کی طرح
حاضر ہو آپ شوق سے کیجئے شکاز
پہنچا تھا چھپکے اُسکو خبر دار کر دیا
مانا کہ میں نظر میں ہوں اُنکی ذیل خوا

طاہر شباب بے دوشوق حیف ہو
جنت کا شوق بھی تو بہنم سے کم نہیں

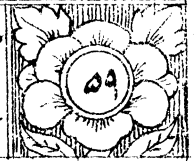
آج وہ تیغ جولائے ہیں تو ہم آئے ہیں
وقت پر کام جب آئے ہیں تو ہم آئے ہیں

گل نئے تنے کھلائے ہیں تو ہم آئے ہیں
 وہ منا کر ہمیں لائے ہیں تو ہم آئے ہیں
 بن بلائے ہوئے آئے ہیں تو ہم آئے ہیں
 سیکڑوں صدمے اٹھائے ہیں تو ہم آئے ہیں
 جب کنوئیں تھے جھکائے ہیں تو ہم آئے ہیں
 اُسے جلوے جو دکھائے ہیں تو ہم آئے ہیں

عشق میں داغ جو کھائے ہیں تو ہم آئے ہیں
 ہمساہوگانہ کوئی عاشق معشوق مزاج
 اس طرف دیکھے دربان پہ ہر کیوں اتنا عتا
 آنے والے نہیں ہم روز کے مایوس شہ پیر
 کھنچ لائی ہو ترے چاہِ ذوق کی اُلفت
 چھوڑ کر ناک عدم کون یہاں تک آتا



ہاتھ رکھ کر میری آنکھوں پہ وہ بولے طاہر
 منے طوفان اٹھائے ہیں تو ہم آئے ہیں



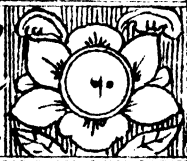
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان ہی نہیں
 بھولے بھی خیر سے ہیں کچھ انجان ہی نہیں
 یارب بہشت میں تو سیابان ہی نہیں
 رسمِ زمانہ داخلِ احسان ہی نہیں
 گویا ہمارا اُنہ کچھ احسان ہی نہیں
 کھوئے گئے ہو ایسے کہ اوسان ہی نہیں
 معشوق کیا کہ حسین کوئی آن ہی نہیں

اُس بُت کی دید کا جسے ارمان ہی نہیں
 کہتے ہیں دردِ عشق کا درمان ہی نہیں
 لیجاؤں اپنے اس دلِ حوشی کو کس طرف
 پوچھا جو بزمِ عام میں ہلکو تو کیا ہوا
 دل لیکے اپنے قوتِ بازو پہ ناز ہو
 کہتے تھے بار بار نہ دیکھو تم آئینہ
 تعریفِ حور سُنکے وہ یہ کہہ کے اٹھ گئے

تہید مدعا ہے یہ ارمان ہی نہیں اچھے بُرے کی تکو تو پچان ہی نہیں خطا پونچنے کا گر کوئی عنوان ہی نہیں دروازہ آج بند ہو دربان ہی نہیں	جو کام ہنسنے نکالا یہ کہدیا سُننے کبھی تو میری زبان بھی وصفت غیر قاصد بلا سے راہ میں تو انکی پھینکدے کیا کھل گیا ہوا نہ مرا اُس سے میں جوں
--	---



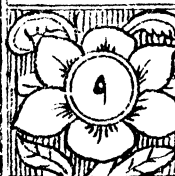
طاہر کہا تھا ہنسنے پہلے ہی عشق میں



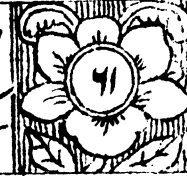
کچھ مشکلیں بھی ہوتی ہیں آسان ہی نہیں

اب بھلیان گرائیگی انکی نظر کہاں
پتھ ہے کہ ایسی ہوتی ہو مگو خیر کہاں
لیکن ہی نہ پوچھ کہ اُسکا ہو گھر کہاں
دل سے ہو جو بات تو اُس میں اثر کہاں
اب ذوق پردہ داری زخم جگر کہاں
اللہ ری شوخ پونچی ہو جا کر نظر کہاں
پرنے میں چھپکے کہتے ہیں ہیں ادھر کہاں

جب تم ہی جل بجھے تو وہ دل جگر کہاں
آنے ہو وقت نزع عیادت کی واسطے
خط لکھ کے دیدیا تو ہوائے نامہ بر تجھے
ہاں خوب مجھ کو کو سے میری بلا ڈسے
ملتے ہی آگے ٹوٹ گئے بخیہ نے دل
پرو و کو دل کے توڑ کے ارا مان کا خون کیا
اللہ ری شرم خواب میں بھی دیکھ کر مجھے



طاہر بغیر میرے اُنھیں بھی نہیں قرار



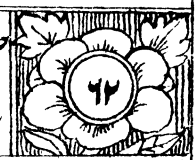
کہتے ہیں لطف بزم کا بے شور و شر کہاں

پھر سبب پوچھو تو وہ صاف بتائے بھی نہیں
 سببِ رنجشِ سجادہ بتاتے بھی نہیں
 اُس پر دعویٰ ہو کہ ہم جی کو ہلاتے بھی نہیں
 ہو جو دشمن اُسے چھاتی سے لگاتے بھی نہیں
 ایسے ویسے مری نظر و عین ساتے بھی نہیں
 پھر یہ احسان تجھے دے لے ہلاتے بھی نہیں
 یہ اگر جانتے سوتے سے جگاتے بھی نہیں
 دوڑ ہٹتے بھی نہیں پاس وہ آتے بھی نہیں

مسکراتے بھی ہیں اور آنکھ لٹاتے بھی نہیں
 آپ آتے بھی نہیں جگ لٹاتے بھی نہیں
 کیا قیامت ہو لگی دکھائیے بھی نہیں
 وصل میں دشمنِ جان میں نے کہا تو بولے
 ہر دمہ کو رُخِ روشن سے ترے کیا نسبت
 بے پھڑی فرج وہ کرتے ہیں جاکر لاف
 اٹھ گئے ہاتھ جھٹک کر وہ مرے پہلو سے
 کسماتے ہیں مجھے دیکھ کے کیا کیا سرِ بزم



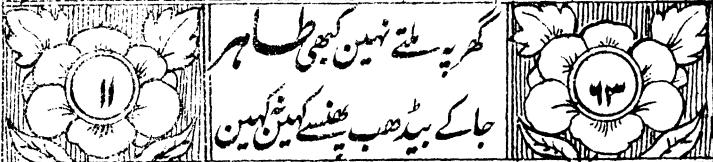
حال دل کتے اشاروں ہی میں اُنسے ظاہر
 شرم سے آنکھ کبھی وہ تو ملاتے بھی نہیں



آگ بھڑکے گی کہیں نہ کہیں
 دم پہ بجائے گی کہیں نہ کہیں
 سنگ درہم رہی جبین نہ کہیں
 دیکھو ہو جائے شق زین نہ کہیں
 مل ہی جاؤ گے تم کہیں نہ کہیں

کھولنا روئے اشین نہ کہیں
 آہ کر نادلِ سسزین نہ کہیں
 گھر سے در تک بھی وہ نہیں آتے
 زندہ درگوریوں نے مجھے نہ کرو
 لے ہی آئے گا جذبہ الفت

<p> نہ کوئی دوست ہمیشہ نہیں کہیں یا خدا وہ کرین نصیب نہ کہیں آتکھ اڑ جائے تاکہیں نہ کہیں ہم میں خوش خوش وہ ہوں ہنسی کہیں میلی ہو چاند سی جبیں نہ کہیں مصلحت سے کہیں کہیں نہ کہیں اسی پر نے میں ہوتھیں نہ کہیں پونچے وہ وقت وہاں کہیں </p>	<p> بھرمین بکیسی بھی آفت ہے کی تو ہو خواہش وصال مگر جس جگہ دیکھو ہم پونچتے ہیں کل کسی سے ہوا ہر وعدہ وصل آتکھ اٹھا کر نہ دیکھنا سوے ما باتیں سب دل کی تیسے کیوں کہوں شکوہ کرتے خدا سے ڈرتا ہوں لے اجل جلد کام کراپنا </p>
--	--



گھر پہلے نہیں کبھی طہا
جا کے بیٹھ بھنسنے کہیں کہیں

<p> ہوا ب مانع گفتار کہوں یا نہ کہوں جھانکنا وہ سرِ دیوار کہوں یا نہ کہوں آنکلی آنکھوں کو بھی پیار کہوں یا نہ کہوں اب تو ہوں جان سے بیزار کہوں یا نہ کہوں ہو فقط درد کا اظہار کہوں یا نہ کہوں </p>	<p> اپنی بیٹی بھی کچھ لے یا کہوں یا نہ کہوں تھے اشار و نمین جو اتوار کہوں یا نہ کہوں نام بیماری دل سٹسے ہی چڑجاتے ہیں جان کے ڈر سے کبھی حال دل اُن سے نہ کہا یہ تو معلوم ہے جو آپ مجھے دینگے جواب </p>
--	--

<p>دل ہو جس فتنے کا طلبگار کمون یا نہ کمون تمکو خود اپنا گرفتار کمون یا نہ کمون ہیں یہ آنکھیں تو گنہگار کمون یا نہ کمون کیا خدا جانے ہوا سر رکھون یا نہ کمون رشک ہو مانعِ اظہار کمون یا نہ کمون</p>	<p>میں بھی ہوں تم بھی ہو خلوت بھی ہو برائے بھی سامنے آٹھ پہر آئینہ اب رہنے لگا میں نے دیکھا جو چمکے بے بکا قہر تھیں حالِ دل کہتا ہوں پھر سوچے لگتا ہوں دیکھ لینا مجھے قاصد کے بھی تیور میں ضرور</p>
---	---

<p>تیری خاطر سے عدو بھی ہوا سے دل سے عزیز اب بھی طاہر کو وفادار کمون یا نہ کمون</p>	<p>۵</p>	<p>۶۲</p>
--	----------	-----------

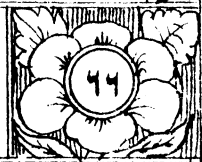
<p>ان حسینوں سے یوہن کام لیے جاتے ہیں کیا خفا کر کے بھی انعام لیے جاتے ہیں نیچی آنکھوں سے بہت کام لیے جاتے ہیں کہنے کو غیر دن کا وہ نام لیے جاتے ہیں</p>	<p>اپنے سر آپ ہم الزام لیے جاتے ہیں دل مرا پھیر دو گر تمکو ہوا نثار وصال گدگدانا بھی ستانا بھی بد لجانا بھی باتیں در پردہ سناتے ہیں وہ جھکو کیا کیا</p>
---	--

<p>وعدہ وصل ہو کس غیرت گل سے طاہر گبرے پھولوں کے سرِ شام لیے جاتے ہیں</p>	<p>۱۰</p>	<p>۶۵</p>
<p>بیچ یہ ہو تم کیا کرو ہم کیا کریں گزری باتو نحا گلہ ہم کیا کریں</p>	<p>دل کا کھونا تھا کھانم کیا کریں طول دینا بیچ کو اب کیا ضرور</p>	

<p>ہائے اس جیتے کا تم کیا کریں اس میں دشمن اور ہم کیا کریں عید سمجھیں یا محرم کیا کریں قصہ ایسے آدم کیا کریں دل یہ ہم پڑھ ٹھکے اب دم کیا کریں دل نہو بس میں تو پھر تم کیا کریں دونوں گتھ جائیں جو باہم کیا کریں</p>	<p>صبر آتا کاش مر جاتا یہ دل ہر قصور اپنا جو اسکو دل دیا آئے ہیں وہ ساتھ ہیں اغیار بھی شیخ کر یوسف زلیخا کا بیان یاد تھیں جتنی دعائیں ہو چک ہیں خوف ہو مانع تو پھر تم کیا کرو مین کاوٹ پر تو آفت جن و عشق</p>
---	---



جب کہا طاہر نہیں اب تاب صبر
 ہنسکے فرمانے لگے ہم کیا کریں

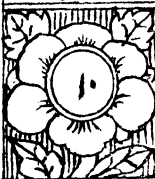


ہو زمانے کو خبر انکو خبر کچھ بھی نہیں
 پھر نہ وہ ضد نہ حیا وقت سحر کچھ بھی نہیں
 تیرے آگے فلک شعبہ گر کچھ بھی نہیں
 ورنہ آسب نہ جادو کا اثر کچھ بھی نہیں
 نام کو اس میں تو گل اور شکر کچھ بھی نہیں
 تم ہونا دان تھیں دنیا کی خبر کچھ بھی نہیں

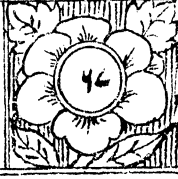
یہ تو بیابانی دل تیرا اثر کچھ بھی نہیں
 شام ہوتے ہی بد جاتے ہیں تو رانکے
 یہ او میں یہ ولادیزی بیداد کہاں
 تم سے عاشق یہ ہر لوگو کو گمان کیا کیا کچھ
 سرو کو دون تری قامت میں کو پزیر نہ تھی
 مال کے چورونے بڑھکر مین کہیں جن کے چو

اُنکے ظالم کہ ترے دل میں اتر چکھی نہیں
یہی سب کچھ ہے یہی دیدہ تر چکھی نہیں
ایک لڑا کو نکال کر وندنا ہے یہ گھر چکھی نہیں
حُسن کیا شے ہے بُخین اسکی خبر کچھی نہیں
ہو جھلک سی تری کچھ انہیں مگر کچھی نہیں

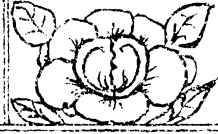
میرے نالوں سے تو پتھر بھی پھل جاتا ہے
یہی دریا ہو یہی کنے کو اک قطرہ اشک
خانہ دل سے ہوا صبر یہ کہہ کر رخصت
نہ اشارت نہ شرارت نہ تبسم نہ غور
شعلہ و برق کو چہرے سے تم سے کیا نسبت



رات دن عالمِ فرقت میں ہیں کیساں طاہر
ہم وہاں ہیں کہ جہاں شام و سحر کچھی نہیں



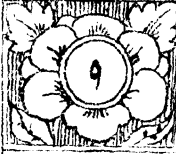
ردین واؤ



کیون زلزلوں کا گھر نہ ہمارا مزار ہو
پھر کیون نہ ایک تختہ جنت مزار ہو
پھر بات وہ کہی جو کلیجے کے پار ہو
تم آؤ جھومتے ہو تو کیا ہمارا ہو
مٹی نہ کوئی دے نہ کہیں پر مزار ہو
میٹھا سادو دلمین کیون بار بار ہو

جب دفن ساتھ اپنے دل بیقرار ہو
تیار فاتح کو جو وہ گلغدار ہو
کتے ہیں مجھ سے کسکے لیے بیقرار ہو
کالی گھٹا ہوا پروئے نوسنگوار ہو
کافی ہے تیرے دلمین پس مرگ پنا گھر
شوخی میں گر نہیں ہو گاوٹ کی چاشنی

ہنگام وعدہ لب پہنسی کہ رہی ہو کچھ	تم ہی کو جب نہیں مجھے کیا اعتبار ہو
کس کس طرح سے دل کی نچالو نہیں حسرتیں	دو دن کو تم یہ کاش مجھے اختیار ہو
اس ڈر سے وصل کا کبھی کرنا نہیں ال	ایسا نہو کہ جی میں کسین ناگوار ہو

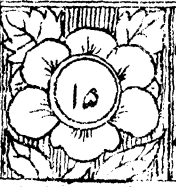


طاہر کے حال پر تمہیں لازم ہو رہم اب

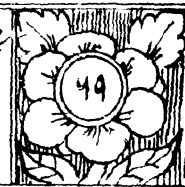


کہ حکم قتل ہی ہوتا ہر دان و داد کچھ ہی ہو
 کیے جاؤ نکاح میں بھی نالہ و فریاد کچھ ہی ہو
 یہی ہو وقت ہمت لئے لاشاد کچھ ہی ہو
 نہ دیگی چین تکو بھی ہماری یاد کچھ ہی ہو
 مے و معشوق ہو اور خاطر آزاد کچھ ہی ہو
 نہ سنا ایک کی بھی لے ستم ایجاد کچھ ہی ہو
 وہ چپ سنے ہے پھر یہ ہوا لاشاد کچھ ہی ہو
 کرینے گرم ہم بھی مسند لاشاد کچھ ہی ہو

نہ کرنا استغاثہ لے دل ناشاد کچھ بھی ہو
 خفا ہونگے کہا تک ناخوشی کی کوئی صدف بھی
 شکر سا وہ دل ہو غیر خیر آسمان دشمن
 برے تھے یا بھلے تھے خیر ہمتو مرنے لیکن
 یہاں اتنی کسے فرصت کرے جو یاد فرود کی
 میں مشتاق تسم ہوں اور عدہ میں تم کے لب
 کہا تھا درد دل یہ سوچ کر کچھ رحم آنے گا
 سنا ہو بل دل سے خاص انکو اکرا اوت ہے



بناؤ نکاح بھی غیر ونکے ساتھ اس شوخ کے گھر میں
 نہ ہونگے جمع طاہر یہ کبھی اضداد کچھ ہی ہو



ردیف ہا

غمزہ و شوخی دانداز و ادا کیا کیا کچھ
 دلیں تھم تھم کے مرے درد اٹھا کیا کیا کچھ
 کر کے نیم نگہ میں وہ ادا کیا کیا کچھ
 دیکھیں پیش آتا ہوا پیش کیا کیا کچھ
 وصل میں بھی مجھے ارمان رہا کیا کیا کچھ
 لوگ کہتے ہیں تمہیں تنے سنا کیا کیا کچھ
 اُنسے کہنے کو تو قاصد نے کہا کیا کیا کچھ
 وردِ حضرتؐ بھی چھپ چھپ کیا کیا کیا کچھ
 جوش میں اُسکو خدا جانے لکھا کیا کیا کچھ
 کیا کہوں اُنسے گلے ملے ملا کیا کیا کچھ
 تھی کبھی قابلِ تعریف و فاکیا کیا کیا کچھ
 پانی پانی ہونی جاتی تھی حیا کیا کیا کچھ
 یاد ہیں اُنکو بھی اندازِ جفا کیا کیا کچھ

تجھ میں ہونے لگم ہوشربا کیا کیا کچھ
 شرم سے اُسے جوڑ لگ کے کیا وعدہ وصل
 غصہ چشمِ نمائی و حیا رحم و کرم
 وادول کی نہ ملی یوں ہی چلے دنیا سے
 میں اُنھیں پیار کروں اور وہ مجھو پیار کریں
 ظالم و قاتل و سفاک و شکر عیار
 کام آیا تو فقط جذبہٴ دل کام آیا
 بے ربانی سے ہوا اپنی میں رسوا زاہد
 کہیں ایسا نہ وہ شرم سے لکھے نہ جواب
 دل ملا سینہ ملا آنکھ ملی حسین ملا
 عہد میں تیرے و فاپر ہو ہوس کو تزجج
 وصل میں اُنکی جبین سے جو پسینہ پکا
 پیار سے قتل وہ کرتے ہیں تو غصے سے ہلاک

صدقہ حسن سمجھا کبھی بوسہ دیدو دیتے ہی لپتے ہو تم راہِ خدا کیا کیا کچھ

ہم سنا تے رہے افسانہٴ الفتِ طاہرہ ۱۱
چپکے لیتے ہے وہ دلیں مزا کیا کیا کچھ ۱۰

رو لیتا یا

پارول کے تری ہر نوک پکائی ہو
جو گزرتی ہو گھڑی دلیں کھٹکتی ہو
اور صندل سے مے مین نہا کھٹکتی ہو
کوئی آتا ہے یہ زیور کی چمکتی ہو
تیرے دیوانے میں کچھ اور نکٹکتی ہو
اسپہ دل سوختگی اور گڑگڑا ہوتی ہو
ماز کی خفیبہ درد اور لگکتی ہو
لب تک آتے ہو تو وہ سب لگکتی ہو
واقعی بعض مزاج نہیں سنکتی ہو
اُسکا اک وقت ہے وہ ایک جھلکتی ہو

روح بچپن تو رگ رگ میں کسکتی ہو
کسکے آنے کا ہو وعدہ کہ سر شام سے آج
سر دھری مجھے آجاتی ہو اُس شوخکی یاد
بجلی چمکی جو شب وعدہ تو میں سمجھا
یو تو پونچے ہوئے دیکھے میں ہزاروں دُش
مست رکھو کو نو کافی تھا مجھے نشہ عشق
خارت و لکونہ تھی کم تری شوخی ابر
کہ تو کوئی نکر میں کروں ضبطِ نغان اور ہم
دشتِ دل کا کیا شکوہ تو ہنس کر بولے
جلوہ یار کہاں تابش خورشید کہاں

۶

مکسنی بھی ہو حسینو کی قیامت طاہر

۴۱

بھولا پن کل میں آنکھوں میں جھپکے تھی جو

ایک نہ اک رہتی ہو وان یجاد اٹھتے بیٹھتے

گدگداتی ہو کسی کی یاد اٹھتے بیٹھتے

گھلتی بڑھتی رہتی ہو میرا واٹھتے بیٹھتے

ہم کر نیئے نالہ دست ریا اٹھتے بیٹھتے

گل ہن ہنستے بولتے شمشاد اٹھتے بیٹھتے

چلتے پھرتے گالیان بیدا اٹھتے بیٹھتے

ایک حالت پر شب بے عدہ نہیں دلو قرار

ہو یہ مقصد قید میں بھی چین سے آنے پانے

کاش گجھ کر یوہن کر لیں وہ پیمان وصال

سجرتے قدرت کے ہن یہ گل خان بہر بھی

۶

جان و دل تو دے چکا اب رطاہر کیا کروں

۴۲

وان تو ہو تاسا ہے نیا ارشاد اٹھتے بیٹھتے

مٹی میں بھی ملکر یہ حرارت نہیں جاتی

پرے میں بھی ظالم کی شرارت نہیں جاتی

ہو دلو جو غم کھانے کی عادت نہیں جاتی

بیدا میں بھی رحم کی عادت نہیں جاتی

جب وصل ہوا انکی لذت نہیں جاتی

مگر بھی تو دل سے تپ فرقت نہیں جاتی

دل چھینے لیے جاتی ہن طین سے نکالیں

فرقت کے قصوسے ہو نہیں وصل میں بیتا

خصے میں لپٹ لپٹے ہن کیا سادہ ولی ہو

وہ شرم سے چھپتے رہے جب تک نہوا وصل

۱۱

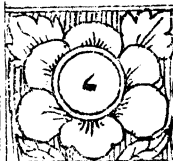
طاہر دل تیار۔ کوسکین ہو کیونکر

۱۲

آنکھوں سے کسی وقت وہ صہوت نہیں جاتی

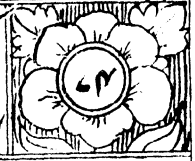
کھیل تو خوب ہو یہ دیکھ بھلنے کیلئے
 میں مناتا ہوں ٹخنیں اور چلنے کیلئے
 دل سلگنے کیلئے نکھیں میں چلنے کیلئے
 میں گرا آپ ہی پڑتا ہوں سنبھلنے کیلئے
 کم نہ تھی آتشِ فرقت مے چلنے کیلئے
 یہ بھی چالین میں فقط ایک چاہے کیلئے
 تیغ کھنچنے کیلئے تیرہن چلنے کیلئے
 دل کو میں غیر سے رضی تھا بلے کیلئے
 حسرتیں دل میں تڑپتی ہیں نکلنے کیلئے
 موت ظالم نہیں آئی کبھی ٹلنے کیلئے

تم تو ہنسے کیلئے اور میں چلنے کیلئے
 کوئی تو شغل ہو اس دیکھ بھلنے کیلئے
 اشک پر سوز و تپ ہجر تو ہوا زارم عشق
 تو اٹھائے تو سنبھل جائے ابھی دل میرا
 آتشِ رشکِ عدو نے تو بس پھونک دیا
 ہر قدم پر ہے تجھے عذر نرا کت ظالم
 ہن عجب شبعہ گریز نگا ہن تیری
 کیا کروں میں کہ نہیں آسین مجبت تیری
 میری گھبرائی نگا ہونے ہو ظاہر شب وصل
 تم یہ کیوں مرتے جو تقدیر میں جینا ہوتا



کس قدر تاجر میں طاہر ہو بلاؤ نگا ہجوم

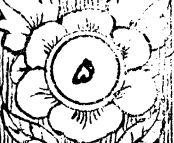
روح قالب سے ترستی ہو نکلنے کیلئے



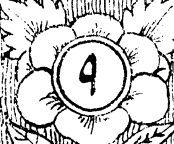
بیٹھا ہو کوئی منہ کو چھپائے مے آگے
 خود اپنے کبھی آسنو نکل آئے مے آگے

آئے بھی تو یوں خواب میں آئے مے آگے
 سنکر مری حسرت کو وہ ایسے ہوئے بیتاب

<p>پر مے میں ذرا آگ لگائے مے آگے ہو حکم کہ آئینہ نہ آئے مے آگے خط کھینچنے کے چھ آئے مے آگے اگرچہ ہو تو قرآن اٹھائے مے آگے</p>	<p>وہ جس جہاننوز ہو کہ سطح یہ مانوں اللہ تعالیٰ دیکھنے والوں سے یہ نفرت تقدیر کا لکھا تھا کہ افسون تھا آبی زیادہ کو نہیں اس بُت کافر کی محبت</p>
--	---

	<p>اس حلیبی صورت پہ میں زبان ہوں طاہر لیلوں میں بلابین جو دوائے مے آگے</p>
---	---

<p>ترشپ ہو وہ بہت بھاری وہی ہو تیرے کھون یہ قسمت ہماری وہی ہو مگر چلیبلی شکل پیاری وہی ہو تری ہو ہو شکل ساری وہی ہو</p>	<p>جو کجی غیر حالت ہماری وہی ہو نہیں ایک سی گزرتے کی حالت ہزار دن سین بین بستہ جبین ہیں جسے اہل دین کہتے ہیں جہیزت</p>
--	---

	<p>تری دھن میں طاہر کو ہر وقت دیکھا محبت وہی جان بٹاری وہی ہے</p>
---	--

<p>وہ کرے مٹھی چھری سے جو حلال اچھا ہو پیار بن کر جو ہے دل میں ملال اچھا ہو غیر ہے حال مرا غیر کا حال اچھا ہو</p>	<p>لب شیرین سے کچھ اظہار ملال اچھا ہو ہے تری چین جبین موج تبسم ظالم اتوا دیکھنے کو اب تو سنگر خوش ہو</p>
---	--

دولتِ حسن رہی ہو نہ رہے گی ہرگز سر و گلزار میں ہر سنگِ فی سے محفوظ وصل سے بڑھکے دلاویز ہو امیدِ وصال ستم و حرم دو انداز میں معشوقوں کے جسکے سایہ میں ہو تو جلوہ فلکِ بقیہ جمال	کام میں آئے کسی کے وہی مال اچھا ہو کبھی پھولے نہ پھلے ایسا نہال اچھا ہو جسکے دل خوش ہو ہر دم خیال اچھا ہو پیار کچھ دلین کچھ آنکھوں میں مال اچھا ہو شجر طور سے بھی پھر وہ نہال اچھا ہو
--	---

رقص ہو نغمہ ہو وہ شیخ ہو میں ہوں طاہر لیکے دونوں کو گرے ساتھ وہ حال اچھا ہو	۴۶
--	----

یہ ہی آنسو جو وہاں دیدہ پر غم میں ہے کٹ گئی عمر حسینوں میں اسی غم میں ہے اے فلکِ شوخی زقار کا کشتہ ہو نہیں نقشہ جب تک نہ جہازِ گشت بدلے کیا کیا دیکھا کرتے رفتار کو محشر نے کہا	میرا ذمہ جو کہیں آگِ جہنم میں ہے اسطرح ہم ہے گویا کہ نہ عالم میں ہے کوئی چلتا ہوا فتنہ مرے ماتم میں ہے غم کی تصویر ہے بننے اگر غم میں ہے یہ تو وہ شے ہے کہ جو ہلوٹے ہم میں ہے
---	---

زبد ہی پر نہیں موقوف عنایتِ طاہر طالب دید ہے گو کسی عالم میں ہے	۴۷
--	----

ہر اک قدم پر تھارے آکر بلا میں فتنہ لیا کرینگے	۴۸
--	----

یہی جو محشر خرامیان ہیں ہزار فتنے اٹھا کرینگے
 کرینگے یوں بیحجاب اُنکو وہ ہمسے کبتک جیا کرینگے
 ہم اُنکی تصویر کو گلے سے لگا کے بوسے لیا کرینگے
 جو سامنے رکھ کے آئینہ وہ سنگھار یوں ہی کیا کرینگے
 تو مثل آئینہ ہو کے حیران بلائیں اپنی لیا کرینگے
 بہت ہوں بیمار در و فرقت کرینگے کبتک وہ مجھے نفرت
 کبھی تو آئیگا پاس اُلفت کبھی تو خوفِ خدا کرینگے
 چڑائیں گے ناز ہم پر ہی کے اڑائینگے طرز دل لگی کے
 کرینگے آنکھوں میں گھر کسی کے کسی کے دلمین رہا کرینگے
 وہ کیا سنیں گے غم نہانی پھر اور وہ بھی مری زبانی
 اُسے بھی سمجھیں گے اک کہانی سنا کرینگے ہنسا کرینگے

اگر ہیں وہ مروج ادانی نہیں جو طاہر زبان سانی
 گلے لگا کر شبِ جدائی پیار دل کو کیا کرینگے

ابھی کس نے ہر وہ ناز واداسکی بلا جانے
 یہ پوچھو جسے وہ کیسا ہو کوئی اُسکو کیا جانے

یہ اتنی شوخیان بھی آگئیں کیونکر خدا جانے
 اور میں طاق شوخی میں قیامتِ سخن میں کتنا

تھکے تو ہر اک انداز میں مسو دین ہیں	مریجان اک ادا ہو تو کوئی اُسکو ادا جانے
کسی کا مسکرا کر آرزو وصل پر کنا	اُسی سے یہ کرو باتیں کہ جو اسکا فرجانے
سوال بوسہ پر کس سا دگی سے ہنسکے کہتے ہیں	مری کس بات پر آتا ہو تمکو پیار کیا جانے

۴۹	فدا ہوں شوخیوں پر اُس ہر اپنا زکے طاہر	۲۰
کہ گر بولوں تو دیوانہ نہ بولوں تو خفا جانے		

چہرے پہ ترے زلف بکھر کر آئے	بجلی کی تڑپ کالی گھٹائیں نظر آئے
تیرے رُخ گلگونے کے مقابل آئے	آئینہ میں گلشن کا تماشا نظر آئے
آئے بھی تو یوں خواب میں جگو نظر آئے	انگشتِ بزدان ہیں کہ ہم کسکے گھر آئے
آغوش میں اک رات بھی وہ خور گئے	میرے لیے دُنیا ہی میں نسبت آئے
ڈرے کہ نہ خط لیکے کوئی نامہ بر آئے	جو حکم پڑے بھی نہ اڑ کر ادھر آئے
خطا انکو ملائے کوئی رکھا سر بستر	اب دیکھو انعام یہ کس کسکے سر آئے
جو بن کو مرے جوشِ محبت نے ابھارا	سینے سے کیسے مرے ارمان بھر آئے
شوخی سے بدل جائے مراد و آہی	وہس طرزِ نگہ کا مے دلین اثر آئے
اس ڈر سے کبھی مجھ پر نہ بھی نہیں سونے	کیا ہو مے غصے پہ اُسے پیارا اگر آئے
افسوس کہ جی بھر کے میں بھی نہیں سکتا	اڑتا ہوں کہ ایسا نہ ہوں دل تیرا بھر آئے

تکو بھی تو کچھ لذتِ دردِ جگر آئے
 کیوں آئینہ آگے ترے وقتِ سحر آئے
 کیوں ٹوٹ کے دشمنِ ادھر سے ادھر آئے
 ان روز کے صد منو کو کہا ہے جگر آئے
 یا آدمی آئے کوئی یا کچھ خبر آئے
 میں خوش ہوں جو شبن کی ٹعائیں اُتر آئے
 کیوں گھیرے تھیں تیرے بننے پر آئے
 تنے تو کبھی یہ بھی نہ پوچھا کہ ادھر آئے
 شاید اسی دھوکے میں کبھی اُدھر آئے

میں نلے کروں سینے سے تم سینہ ملا دو
 کس دن کے لیے ہو یہ مرادیدہ حیران
 تجکو تو تلون نے ترے سب سے چھڑایا
 اک دن ہو تو وعدے پہ ترے صبر بھی کرین
 انکو تو خبر تک نہیں یاں دلین یہ رمان
 ہوتا ہوا اثر میری دُعاؤں کا مخالف
 ہر کام کا اک وقت ہونے کا بھی اک وقت
 چہرے کے چلے جاتے ہیں ہم دیکھنے صورت
 دشمن کا مکان ہنسنے کرا یہ پہ لیا ہے

دل دیکھئے ہونا تھا جو کچھ ہو گیا طاہر
 پیمانہ کرین سر بیٹھے ہوئے اپنے پر آئے

آج کا دن بہار کا دن ہے
 روزِ روان تو سنگھار کا دن ہے
 آج بوس و کنار کا دن ہے
 آج تو کار و بار کا دن ہے

آج کے سدا کا دن ہے
 انگلی چوٹی سے کب اُٹھیں فرصت
 خوب بیٹھے ہیں بن سنور کے وہ
 مال دیتے ہیں وعدہ یہ کہہ کر

<p>آؤ جھولین ملھا رکادون ہے چلیے سیر و شکار کادون ہے</p>	<p>بوندین پڑتی ہن ابر چھایا ہے آج میلہ ہر عشق بازون کا</p>	
<p>۱۱</p>	<p>نہین طاہر جانین صاف دلی عمر گرد و غبار کادون ہے</p>	<p>۱۱</p>
<p>عاشق پہ غضبے ستم ایجا و غضبے کیا تجھ پہ خدا کا دلِ ناشاد و غضبے ہو وہ ترے ہاتھوں ہی سرور باد و غضبے اس گھر میں ہو رہ کر جو کوئی شاد و غضبے یہ صید بھی آفت ہی جو صیا و غضبے سچ یہ ہو کہ عاشق کی بھی داؤد و غضبے میں کیا کہوں کیا حُسن خدا داؤد و غضبے ہو ایک چھلا داؤد پر یزاؤد و غضبے تم تو نہ رہو غیر ہون آباؤد و غضبے ہے بھول تری قمر تری یاد و غضبے</p>	<p>کیا تجھ کو خبر عشق کی افتاد و غضبے آنکھیں نہ لڑا وہ ستم ایجا و غضبے کب سخت جو دل سے ہو ہونا خواہ محبت دُنیا سے پر آفات ہو انسان کی کسوٹی آنکھیں تری فتنہ ہن تو عیار ہون ہن بھی بیٹھانہ گیا اٹھ گئے وہ پوچھ کر آنسو گوراسا بدن اسپہ بھجو کا سا وہ کھڑا یا آتی ہو آنکھوں میں چمک جاتی ہو بجلی لوول کو تنداؤن نے گھرا پنا بنایا ہن میرے لیے دونوں بلا عشق میں سیرا</p>	
<p>۱۷</p>	<p>پسٹا تا ہون پھر چھوڑ بھی دیا ہون میں طاہر</p>	<p>۱۷</p>

معتوق کے لب پر ہو جو فریادِ غصیبے

کون ملتا ہو پہلے قاتل سے
یہ تو صحبتِ نبھے گی مشکل سے
مشکل آسان ہوگی مشکل سے
آنکھ سے آنکھ ملگنی بھی تو کیا
چاہتے ہو جو زندگی کا لطف
نواب میں دیکھ لی تھی تیری مڑھ
روٹھنا ہو چکا گلے طحاؤ
سو دُعاؤں سے مجھ کو پیارا ہو
دلِ افسردہ رنگ لائے گا
غیر کو ہو بری گھڑی کا خوف
شبِ وعدہ میں کیا کہوں کیا کیا
عشق کی قدر بوالہوس کو نہیں
کر سکون صبر دیکھ کر تجھ کو
وسل سے اُنکے ہاتھ دھو بیٹھوون

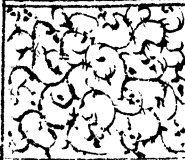
شرط بانڈھی ہے آنکھ نے دل سے
مجھ سے دل تنگ اورین دل سے
اُٹھ چکی تیغِ دستِ قاتل سے
بات تو جب ہر دل ملے دل سے
لیلو ارمان کچھ مرے دل سے
نہ گئی عمر بھر کھنگ دل سے
لو ہزاروں دُعاؤں اک دل سے
کو سنا تیرا اوپری دل سے
زہر پھیلے گا میں مرے دل سے
مجھ کو لگتا ہے ڈر بڑے دل سے
باتیں ہوتی ہیں بات بھر دل سے
یہ مرنے پوچھیے مرے دل سے
ہائے کس آنکھ اور کس دل سے
اسکو دھو ڈالیں اپرو دل سے

<p>کیا ہوا دل کو راہ ہوا دل سے کام لیتے تھے سیکڑوں ل سے</p>	<p>آنکھ سے آنکھ کو تو راہ نہیں کر دیا مفت صرف حرص وہوا</p>
<p>عشق کامل ہر طاہر کا نام کام نکلے زبان کا دل سے</p>	<p>عشق کامل ہر طاہر کا نام کام نکلے زبان کا دل سے</p>
<p>آگئی جس پر محبت آگئی سے کئے جو آنکھیں سر آگئی ہر طرف سے ہیر آفت آگئی کیون خفا ہو کیا قیامت آگئی جسکے حصے میں یہ دولت آگئی آنکھ میں کیوں کر شرارت آگئی</p>	<p>تجھ سے ظالم پر طبیعت آگئی اس منے سے ہنسنے چھڑا ذکر و صل غیر دشمن تم خفا بیزار دل پیار سے دیکھا کسی نے گرتھیں اکتسابی شے نہیں جسں جمال منسل بھولی ہو تو شرمیلی نگاہ</p>
<p>شکوہ طاہر اور پھر معشوق سے کیا کروں مانع نہامت آگئی</p>	<p>شکوہ طاہر اور پھر معشوق سے کیا کروں مانع نہامت آگئی</p>
<p>ظلم بھی ہو تو اُسے مان لے لسان کوئی دل لگی میں نہ اڑا لے مرے ارمان کوئی مخالی جاتا ہی نہیں ناوک مڑگان کوئی</p>	<p>ہجر میں باعث تسلیں تو ہو ایجان کوئی بھو لکر چھڑے نہ کرنا دلِ نادان کوئی نظر آتا نہیں دل بچنے کا سامان کوئی</p>

نگہ ناز سے کمتر نہیں ارمان کوئی
 کر کے احسان ہوا بھی ہر پشیمان کوئی
 لیون رہے آٹھ ہر پردہ میں پنہان کوئی
 رکھیں اب اپنے نگہبان کا نگہبان کوئی
 سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہر پشیمان کوئی
 دلو حسرت ہو کہ بجائے وہ ارمان کوئی
 پا بزرنجیر کوئی چاک گریبان کوئی
 کہیں شوخی سے بدل جائے نہ ارمان کوئی
 شوق سے ہو تو ذرا جان کا خواہان کوئی
 تیغ کا گھاٹ ہو یا چشمہ حیوان کوئی
 نظروں نظروں ہی میں بیجا بیگامان کوئی
 جان پر کھیل سجائے کہیں انسان کوئی
 بال کھولے ہوئے آتا ہے پریشان کوئی
 ہے قسم تم کو بھی رہ جائے نہ ارمان کوئی
 یوں گنہ کر کے بھی ہو گا نہ پشیمان کوئی

لذت عشق کو کیا جانے فری جان کوئی
 وصل کی صبح نہو پردہ میں پنہان کوئی
 چشم دل میں جو ہو ہر وقت نمایان کوئی
 کر دیا روز کی شوخی نے حیا کو بیباک
 شکوہ کیونکر کروں یہ تو نہیں دکھا جاتا
 ہائے کیا تیری محبت میں مزہ ہو ظالم
 ہیں جنوں میں بھی تو کچھ پی کسا مان بست
 وصل میں پہلے سو ایدل انھیں بیباک
 امتیاز ہوس و عشق بھی دکھلا دیں گے
 مکے پاتے ہیں شہیدان محبت جو حیات
 غیر گھیرے انھیں بیٹھے رہیں کیا غم محلو
 یہ ہنسی میں بھی نہ کہرتے ہیں ہم بھی تھپھر
 لے اہل ایک نظر دیکھ تو لینے دے سے
 تنگ آکر وہ شب وصل کسی کا کتنا
 جیسا نام ہوں تھے پچکے نکلیانے سے

ہو حسینوں ہی سے اس بزمِ جنان کو رو
گل گلزار کوئی شمعِ شبستان کوئی
کیسے کہوں تری صورت کو میں بیشمال
اسی صورت کا مری دل میں پہچان کوئی



آپ طاہر سے جو وقت نہوں میں تلبان
کبھی راتوں کو نکلتا ہے غزلخان کوئی



رقم محمد افضل لکھنوی تمام شد
تلیذ جناب عجاز رقم لکھنوی

صفحہ	سطر	عناط	صحیح
۱۷	۴	سینے کا	سینوں کا
۳۳	۵	تصویر پر	تقدیر پر
۶۴	۲	لیتے تھے	لینے تھے
۲۴	۱۳	۱	۱۰

